Regd No E.P.67

جلد ۶ | ۱۴ ماہ نبوت ۱۳۳۶ ھش | ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ | ۱۴ نومبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۴۶

اسلام کے برطانوی مبلغ جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ قادیان میں تشریف لے آئے

درویشان قادیان کا پرتپاک خیر مقدم

قادیان ۹ نومبر ہمارے انگریز نو مسلم بھائی جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ جو کئی سال سے مبلغ اسلام کے طور پر جزائر غرب الہند میں فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں آج آٹھ بجے شام کی گاڑی مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے یہاں تشریف لائے۔ جملہ درویشان قادیان نے احمدیہ چوک میں مسجد مبارک کے سامنے نہایت تپاک سے خیر مقدم کیا۔ باوجودیکہ رات سردی تھی چھوٹے چھوٹے بچے اور معمر حضرات بھی خلوص اور محبت کے باعث اپنے بھائی کے استقبال کے لئے پہنچ گئے۔ چند خاص دوستوں نے اپنے معزز مہمان کا ریلوے سٹیشن پر بھی استقبال کیا اور انہیں تانگہ پر اپنے ہمراہ لائے۔ جونہی آپ کا تانگہ مہمان خانہ کے قریب سے آگے بڑھا احباب نے نہایت پرخلوص طریق پر آپ کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور بعض بزرگان اور صدر انجمن احمدیہ ناظر صاحبان و دیگر عہدیداران لوکل انجمن احمدیہ نے پھولوں کے ہار پہنائے۔ بعدہٗ دو رویہ کھڑے جملہ درویشان نے اپنے معزز مہمان سے باری باری معانقہ کیا۔

ہمارے اس انگریز نو مسلم بھائی کو گذشتہ ۱۵ برس اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۹۴۶ء میں آپ نے خدمت اسلام کے لئے زندگی وقف کی اور انگلستان سے قادیان آکر دو سال تک دینی تعلیم حاصل کی اور پھر اپنے وطن واپس تشریف لے گئے۔ آپ گذشتہ دس سال سے انگلستان، آئرلینڈ اور جزائر غرب الہند میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ربوہ (پاکستان) تشریف لائے ہیں اور اب چند روز کے لئے مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کے اخلاص میں برکت دے اور آپ کا وجود دیگر سعید روحوں کو بھی صداقت کو قبول کرنے کا باعث بنائے۔ آمین

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۲ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے مقدس آقا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— پاکستان میں حضرت سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری۔ جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم گجراتی۔ مکرم مولوی رحمت علی صاحب فاضل سابق مبلغ انڈونیشیا ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب جماعت ان بزرگان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۳ نومبر محترم مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان چند روز کے لئے مدراس حیدرآباد۔ چنتہ کنٹہ کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ خیریت سے واپس لائے۔ آمین۔

قادیان ۱۲ نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ کو حلقہ درویشان کے علاوہ قادیان کے دیگر مقدس مقامات کی زیارت کا موقعہ بھی میسر آیا۔ مورخہ ۱۲ نومبر کو بعد نماز عصر درویشان قادیان کی طرف سے آپ کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا جس میں شہر کے متعدد غیر مسلم معززین کو مدعو کیا گیا اور اس کی مفصل رپورٹ دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ کشمیر اور دوسرے مسائل کے متعلق

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی ذمہ واری

از جناب ناظر صاحب امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

گذشتہ دنوں ایک ذمہ وار دوست نے برسبیل تذکرہ فرمایا۔ کہ احمدیہ جماعت ہندوستان کی بھارت کی قومی حکومت بالخصوص متنازعہ کشمیر کے متعلق کیا پالیسی ہے؟ اس کی وضاحت و اشاعت ہونی چاہیئے۔ مجھے یہ سن کر تعجب ہوا کہ ایک ایسی جماعت جو تبلیغ و اشاعت میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ اور تقریباً ساٹھ ستر سال سے حکومت وقت کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں کر رہی ہے کی طرف سے اس جہت میں مزید اعلان یا اظہار خیال کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔

لیکن تاہم اس خیال سے کہ ہر نئی چیز لذیذ معلوم ہوتی ہے۔ اور شاید بعض لوگ ہر موقعہ پر نئے اعلان کی توقع رکھتے اور اس کو ضروری سمجھتے ہیں۔ مختصر طور پر جماعت احمدیہ کا سیاسی نظریہ و پالیسی تحریر کر دینی مناسب ہے۔

جماعت احمدیہ ایک خالص مذہبی روحانی اور اخلاقی جماعت ہے۔ جس کا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں۔ سلسلہ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اس امر کو جماعت کے مذہبی عقیدہ و اصول میں ایک پالیسی اور حکمت کے طور پر شامل کیا ہے کہ احمدی جس ملک میں رہیں اس کی حکومت کے قوانین کی پابندی کریں۔ اور اس کے مفاد اور ترقی کا خیال رکھیں۔ یہاں تک کہ آپ نے کسی احمدی کے لئے سٹرائک (ہڑتال) یا کسی تحریک عدم تعاون میں شریک ہونے کو بھی جائز قرار نہیں دیا۔ اور احمدیہ جماعت عملی طور پر ان ارشادات کی اپنی ابتداء سے ہی تعمیل کر رہی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:—

"اسلام ہمیں ہرگز یہ نہیں سکھاتا کہ ہم ایک غیر قوم اور غیر مذہب والے بادشاہ کی رعایا ہو کر اور ہر ایک دشمن سے امن میں رہ کر پھر اس کی نسبت بداندیشی اور بغاوت کا خیال دل میں لائیں بلکہ وہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ اگر تم اس بادشاہ کا شکر نہ کرو جس کے زیر سایہ تم امن میں رہتے ہو تو پھر تم نے خدا کا شکر بھی نہیں کیا۔"

(ستارۂ قیصریہ ص ۲۰)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:—

"ہمارا اصل یہ ہے کہ جو حکومت جس ملک میں قائم ہو گی ہم ہمیں اس کے ساتھ وفادار رہنا چاہیئے اور اس میں اگر کچھ خرابیاں ہیں تو اس کے ساتھ مل کر یا ان ذرائع سے اس کی اصلاح کی کوشش کرنا چاہیئے ... پس ہم اپنے اصل کے ماتحت ہر ملک کے لوگوں کو کہیں گے کہ وہ اپنے ملک کی خیر خواہی کریں۔ اگر ہمارا اصل دنیا میں قائم ہو جائے تو دنیا سے لڑائی بند ہو جائے گی۔"

(روزنامہ الفضل ۲ جنوری ۱۹۲۲ء)

اسی تعلیم کے ماتحت جماعت کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پاکستان میں رہتے ہوئے بذریعہ اخبار یہ اعلان فرمایا:—

"ہندوستان میں رہنے والا ہر احمدی حکومت ہندوستان کا پوری طرح فرمانبردار ہوگا اور اسکے مقاصد اور مفاد میں اس سے پوری طرح تعاون کریگا۔"

(اخبار رحمت لاہور ۱۲ نومبر ۱۹۴۹ء)

پیشوایان سلسلہ احمدیہ کے مذکورہ بالا ارشادات اور جماعت احمدیہ کے تیس سالہ عملی نمونہ کے بعد کسی سرکاری افسر یا ذمہ وار دوست کو کشمیر یا دیگر معاملات کے متعلق حکومت کے موقف کے ارے جماعت احمدیہ ہندوستان کی پالیسی اور طریق کار کے متعلق ابہام یا شک کی گنجائش نہیں۔ اور نہ ہی کسی ہندوستانی احمدی کو مرکز سے یہ دریافت کرنے کی ضرورت باقی ہے کہ کشمیر یا دیگر معاملات میں وہ کیا رویہ اختیار کریں۔

مرکز سلسلہ قادیان کی طرف سے اسلام اور احمدیت کی واضح تعلیم کی روشنی میں ہر ہندوستانی احمدی کو یہی ہدایت ہے کہ وہ اپنی بھارتی حکومت کے ساتھ تعاون کرے اور جملہ امور میں خواہ وہ کشمیر سے متعلق ہوں یا کسی اور اہم معاملہ سے اپنی حکومت اور ملک کے مفاد کا خیال رکھے اور دوسروں کو بھی اس تعلیم اور ان اصولوں سے محبت پیار اور دلائل سے باخبر کرے۔

خدا تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ والسلام

خاکسار برکات احمد راجیکی
ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ
قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان ـــــــ ۱۴ر نومبر ۱۹۵۷ء

یہ باہمی منافرت کیسی؟

کچھ عرصہ سے پنجاب کی دو بڑی قوموں کے درمیان تناؤ کی ایک ایسی صورت بن گئی ہے جو اپنے عواقب اور انجام کے لحاظ سے بعید افسوس ناک اور ملک کی سالمیت کے حق میں سخت نقصان دہ ہے۔ ہم ان مناقشات کی تفصیلات میں جانا نہیں چاہتے۔ اور نہ ہم اس کی چنداں ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ آج نہیں تو کل اس معاملہ کو نپٹا لیا جائیگا۔ البتہ ہمیں اس بات سے بڑا دکھ ہوتا ہے کہ ملک کی وہ قوت جو اس کے تعمیری کاموں میں صرف ہونی چاہیئے تھی۔ آج ایسی ایجی ٹیشنوں کی نذر ہو رہی ہے جن کا کوئی بڑا فائدہ نہیں۔ پانچ ماہ کا عرصہ ترقی کی طرف قدم بڑھانے والی قوموں کیلئے کوئی معمولی عرصہ نہیں۔ جسے ایسی ہی باتوں میں صرف کر دیا گیا ہے۔

اور پھر عجیب تر بات یہ ہے کہ اس ایجی ٹیشن میں صرف بڑی عمر کے آدمی ہی حصہ نہیں لے رہے۔ بلکہ سکولوں کے طلباء بھی جن پر زمانہ مستقبل بڑی ذمہ داریاں ڈالنے والا ہے۔ اور انہیں ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ابھی سے تیاری کی ضرورت ہے!! یہ عاقبت نا اندیش بچے بھی اپنی کلاسوں سے غیر حاضر ہڑتالوں میں حصہ لے کر سمجھتے ہیں کہ وہ بڑا کام کر رہے ہیں۔ کاش تحریک چلانے والے نئی پود کو اس کے مسموم اثرات سے بچاتے اور انہیں اپنے کام ہی سے کام رکھنے کی تلقین کرتے۔

طلباء کے ایسا کرنے سے کس کا نقصان ہو رہا ہے؟ پہلے تو خود انہی کی پڑھائی کے قیمتی ایام ضائع گئے جو زندگی بھر انہیں واپس نہیں مل سکتے۔ دوسرے نتیجۃً اس سے ملکی نقصان ہؤا کہ چھوٹے بچوں کے دماغ تعمیری کاموں کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے ان خیالات کا مرکز بنے!!

پس ان سب باتوں پر یکجائی نظر کرتے ہوئے ہم نہایت محبت کے ساتھ اپنے ہموطنوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے موقف پر نظر ثانی کریں۔ مانا کہ آپ کے دلائل پختہ ہیں۔ آپ کی باتوں میں بڑا وزن ہے۔ اور آپ کے خیال کے مطابق اقلیت کو اکثریت پر ترجیح دی جا رہی ہے۔ وغیرہ وغیرہ مگر سوچنے والی بات تو یہ ہے کہ اگر اکثریت میں ہوتے ہوئے آپ لوگوں نے "قربانی" (اگر قربانی کا لفظ بولنا اس جگہ موزوں ہے تو) نہیں کرنی تو اور کس نے کرنی ہے؟ اگر آپ کی قربانی سے اقلیت کے دلوں میں اعتماد پیدا ہو سکے تو یہ عین انصاف اور امن کا تقاضہ ہے۔ اور مہاتما گاندھی کے پیش کردہ اصولوں کے مطابق ہے۔

یہ امر قابلِ غور ہے کہ اگر اقلیت کو اس کے مطلوبہ حقوق دے کر اسے خوش کر دیا گیا تو اقلیت نے تو بہر حال اقلیت ہی رہنا ہے۔ اکثریت کو اس سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت ہی نہیں۔ بلکہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اقلیت کو مطالبہ کرنے کی نوبت ہی نہ آتی۔ اور اکثریت ازخود ہی اسے مطالبات سے بڑھ کر اس کی حوصلہ افزائی کرتی!!

بہر حال اس وقت جو صوبہ کی حالت ہے اس کے متعلق وضاحت کیلئے وزیر اعظم کی طرف سے چندی گڑھ میں کی گئی تقریر کا اس قدر حصہ ہی کافی ہے جبکہ آپ نے فرمایا:-

"دونوں فرقوں میں ایک طرح کی اعصابی جنگ جاری ہے۔ اور، دونوں ایک دوسرے کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اس لڑائی سے باہمی تباہی ہو گی۔ اس کے سوائے اس کا اور کوئی نتیجہ نہ ہوگا۔ یہ نہایت تنگدلانہ اور احمقانہ بات ہے"

"ہندی ستیہ گرہ سے صوبہ کی فرقہ وارانہ فضاء مکدر ہو گئی ہے اور ہندو اور کانگرسی بھی ڈھال تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابلہ پر آ گئے ہیں۔ اس کا نتیجہ خراب ہوگا اور پنجاب بالکل تباہ ہو جائے گا"

(پرتاپ جالندھر ۱۱؍ستمبر ۱۰ صـ۲)

اسی تقریر میں آپ نے اپیل کی کہ:-

"میں ہندی رکھشا سمتی کے سنچالکوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آندولن واپس لے لیں اور اپنی قوت قومی تعمیر کے کام پر صرف کریں"

(پرتاپ جالندھر ۱۱؍۱۰ صـ۲)

ہم سمجھتے ہیں کہ وزیر اعظم کی اس مخلصانہ اپیل پر صوبہ کے ذی فہم افراد کو پورے تدبر اور غور و فکر سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ مبادا ان کا غلط قدم سارے ملک کے حق میں ناقابل تلافی نقصان کا باعث بنے۔ جس پر انہیں سنجیدگی کے ساتھ غور کر لینا چاہیئے۔ تا صوبہ کی دو بڑی قوموں میں پیدا ہو رہی منافرت جلد ختم ہو جائے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ملک کی تمام قوموں میں اتحاد و اتفاق کی روح پھونکے۔ اور ملک کو ترقی اور سربلندی کی راہ پر بسرعت گامزن کرے۔

جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ اسلام کے اعزاز میں دعوتِ عصرانہ

قادیان۔ ۱۲ر نومبر آج بعد نماز عصر درویشان قادیان کی طرف سے اپنے نومسلم مخلص برطانوی بھائی جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے اعزاز میں دعوتِ عصرانہ دیا گیا۔ دعوت نامے محترم مرزا وسیم احمد صاحب کی طرف سے بہت سے غیر مسلم معززین کے نام بھی جاری کئے گئے۔ جن میں جناب ڈاکٹر مان سنگھ صاحب ایم بی بی ایس جناب پروفیسر جسونت سنگھ صاحب۔ جناب کیپٹن کرتار سنگھ صاحب۔ جناب چوہدری کرم چند صاحب ہیڈ ماسٹر۔ جناب ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی۔ مسٹر بودھ راج صاحب سیکرٹری میونسپل کمیٹی۔ جناب صوبہ دار ٹھاکر سنگھ صاحب۔ سردار آتما سنگھ صاحب۔ مسٹر جین صاحب منیجر بھارت بنک۔ جناب ڈاکٹر نرنجن سنگھ جو وغیرہم قابل ذکر ہیں۔

احباب جماعت میں سے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ۔ جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ حضرت حاجی محمد دین صاحب جناب ڈاکٹر عطاء الدین صاحب وغیرہم اس تقریب میں شامل ہوئے۔

جملہ مدعوین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کے بعد جناب ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان کی صدارت میں استقبالیہ تقریب کی کارروائی تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوئی۔ جس کے بعد جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے اپنے معزز بھائی کی خدمت میں بزبان انگریزی ایڈریس پڑھ کر سنایا۔ (ایڈریس کی ٹائپ شدہ کاپیاں غیر مسلم معززین میں تقسیم کی گئیں)

اس ایڈریس میں احباب جماعت قادیان کے جذبات اخوت و مسرت کے اظہار کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس رؤیا کا ذکر کیا گیا جس میں آپؑ نے دیکھا کہ آپ لنڈن میں ایک اونچے منبر پر کھڑے ہو کر حقانیتِ اسلام کے متعلق تقریر فرما رہے ہیں۔ اور تقریر کے بعد آپ نے چند سفید پرندے پکڑے جس کی تعبیر آپ نے یہ بیان فرمائی کہ آپ کی تحریرات اور تعلیمات ملک انگلستان میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے لوگ آپ کے ذریعہ اسلام کو قبول کریں گے۔ ایڈریس میں اس بات کا ذکر کیا گیا کہ ہمارے بھائی آرچرڈ صاحب ان سفید پرندوں میں سے ایک سفید پرندہ ہیں۔ جو فضائے روحانیت میں بلند پروازی کر رہے ہیں۔ اب آپ کے ذریعہ سے ایسے ہی اور بہت سے پرندے حلقہ بگوش احمدیت ہو رہے ہیں۔

پیش کردہ ایڈریس میں اس بات کا بھی اظہار کیا گیا کہ موجودہ زمانہ میں جب کہ مادیت کی تہذیب و تمدن اور سائنس کی رو مغرب سے مشرق کی طرف چل رہی ہے۔ اور مغرب مشرق پر غالب آیا ہوا ہے۔ مشرق سے مادیت زدہ کرۂ ارض میں روحانیت کو پھیلانے کیلئے ایک روحانی چشمہ پھوٹا ہے۔ جس سے امید ہے کہ عنقریب یورپ و امریکہ کی تاریکیوں میں روشنی نمودار ہوگی۔

ایڈریس میں اس بات کی درخواست کی گئی کہ مسٹر آرچرڈ صاحب نے مختلف ممالک کی سیاحت سے جو تجربات حاصل کئے ہیں ان کی روشنی میں حاضرین کی معلومات میں اضافہ کریں اور آخر میں ان سے درخواست کی گئی کہ وہ قادیان کے درویشوں کی طرف سے تمام بیرونی ممالک کے تمام احمدی بھائیوں کی خدمت میں سلام اور دعا کا تحفہ پہنچا دیں۔ نیز یہ یقین دلایا کہ قادیان کے درویش ہر طرح قربانی کر کے مقدس مقامات کی خدمت اور آبادی کیلئے تیار ہیں۔ اور اس سلسلہ میں وہ ہر تکلیف و مصیبت صبر و استقلال سے برداشت کریں گے۔

ایڈریس کا جواب

ایڈریس کے بعد اس کا جواب دیتے ہوئے جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے ابتدائی طور پر اپنے قادیان میں آنے، احمدیت کو قبول کرنے اور سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دیکر اعلائے کلمۂ اسلام کیلئے زندگی وقف کرنیکا ذکر کیا۔ اور یہ بھی بتایا کہ احمدی ہونے سے پہلے جب وہ سرکاری

(بقیہ صـ۱۲ کالم ۴ پر)

چاند گرہن کے موقعہ پر
قادیان میں نماز خسوف

قادیان ۷ر نومبر۔ آج رات عشاء کی نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے چاند گرہن کے باعث مسجد اقصیٰ میں نماز خسوف ادا کی گئی۔ جو مکرم حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہان پوری نے سوز و رقت سے پڑھائی۔ جس میں احباب جماعت کو بخصوصیت سے دعا کرنے کا موقعہ ملا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب نے احباب کو صدقہ دینے کی تحریک کی۔ چنانچہ وصول شدہ رقم سے بتوسل انجمن احمدیہ کے زیر انتظام مستحقین کی امداد کی گئی۔

محبت کا پیغام ہندوستانی بھائیوں کے نام

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کچھ عرصہ پیشتر نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کے زیر اہتمام مسلمانوں اور سکھوں کے باہمی محبت بھرے تعلقات کو ظاہر کرنے کے لئے ایک کتاب

"جوتیں پھل"

پنجابی زبان میں شائع کی گئی تھی۔ یہ کتاب امن و اتحاد کے سلسلہ میں ایک اہم کڑی ہے۔ اس سے پہلے ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات کو استوار کرنے کے لئے "پیغام صلح" اردو انگریزی اور ہندی تین مختلف زبانوں میں شائع کی جا چکی ہے۔ خدا کے فضل سے کتاب "جوتیں پھل" بہت مقبول ہوئی۔ اور معتدد سکھ لیڈروں نے اس پر گرانقدر تبصرے کئے۔ اور اس میں درج شدہ مواد کو ملک اور قوم کی ایک بیش قیمت خدمت قرار دیا ان تبصرہ نگاروں میں جناب گیانی کرتار سنگھ صاحب ریونیو منسٹر پنجاب۔ جناب سردار حکم سنگھ صاحب ممبر پارلیمنٹ۔ جناب سردار اجمیر سنگھ صاحب ایم۔ اے جالندھر جناب پرنسپل دھرم اننت سنگھ صاحب سکھ مشنری کالج امرتسر اور بہت سے دیگر ودوان شامل ہیں انہیں لیڈروں کے منشاء کے ماتحت نظارت کا ارادہ ہے کہ اس مفید اور عظیم لقدر کتاب کو اردو زبان میں بھی شائع کیا جائے۔ بطور نمونہ اس کتاب کے دیباچہ میں سے کچھ حصہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

اصل کتاب میں سکھ تواریخ سے شری گورو نانک صاحب سے لے کر دسم گورو تک کے حالات اور مسلمانوں اور سکھوں کے خوشگوار تعلقات پر بالاستیعاب روشنی ڈالی گئی ہے۔ امید ہے کہ کتاب کا اردو ترجمہ عنقریب پریس میں آجائے گا۔ زیر اشاعت ترجمہ افسوس ہے کہ بوجہ عجلت کتاب کے شایان شان نہیں ہو سکا۔ (ایڈیٹر)

دیباچہ کتاب "جوتیں پھل" (پنجابی)

(اردو ترجمہ)

حرفِ اول

اتحاد کی ضرورت

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ ہر ملک اور قوم کی دینی اور دنیوی ترقی میں اتحاد کا بہت بڑا دخل ہے۔ درحقیقت کوئی قوم اتحاد کے بغیر ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتی۔ تاریخ عالم اس امر پر شاہد ہے۔ کہ جن قوموں میں پھوٹ پڑ گئی وہ دنیا کی دوڑ میں پیچھے رہ گئیں۔ اسی لئے اسلام اور گورمت (سکھ دھرم) نے اتحاد پر بہت زور دیا ہے۔ نیز نااتفاقی اور اختلاف کے نقصانات بھی بیان کئے ہیں اور اس کے بھیانک نتائج سے آگاہ کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے

ملنے کی مہما برن نہ ساکو
نانک پرے سے پرے بلا
(گجری محلہ ۵)

یعنی میں اتحاد کی تعریف نہیں بیان کر سکتا۔ یہ بہت بلند و بالا ہے۔

اسی طرح باہمی تنازعات کے نقصانات بھی گورو گرنتھ صاحب میں بہت وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ

جھگڑا کردیاں ان دن گذرے
سبد نہ کر و یکار
سدھ ست کر نہ ہر می
بولن سب و نار
(وار بہاگڑا سلوک محلہ ۳)

یعنی جن قوموں کے شب و روز جھگڑوں اور تنازعوں میں گذرتے ہیں۔ وہ خدا یا اسکی باتوں پر غور و فکر نہیں کر سکتیں ان کے عقل و فہم کو خدا تعالیٰ نے چھین لیتا ہے اس کا یہ تمام پروگرام تخریبی ہو جاتا ہے اور ملک میں بے اطمینانی پھیلانا اُن کا مقصد بن جاتا ہے۔

اس بارہ میں قرآن کریم کی تعلیم

ہمارے قرآن مجید میں بھی اتحاد کے متعلق یہ تعلیم دی گئی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

اَلصُّلْحُ خَيْرٌ

"صلح سب سے بہتر ہے۔"

نیز اتفاق کے متعلق فرمایا:۔

لَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَ تَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ۔

یعنی تنازع اور نااتفاقی سے ہمیشہ بچتے رہو۔ ورنہ تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ تم سست ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری عزت و طاقت کی ہوا اکھڑ جائے گی۔ پس صبر سے کام لو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

جماعت احمدیہ اور اتحاد

جماعت احمدیہ کوئی سیاسی جماعت نہیں نہ اس کا کوئی علیحدہ سیاسی پروگرام ہے یہ ایک خالص مذہبی جماعت ہے۔ اس کا مقصد تمام عالم میں محبت سے دین حق کی تبلیغ کرنا اور مخلوق کو باہمی اتحاد و اتفاق پر قائم کرنا ہے۔ اس جماعت کی گذشتہ تاریخ اسبات کی شاہد ہے کہ اسلام کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ اتحاد کی اشاعت بھی اس کے پروگرام میں شامل رہی ہے۔

ہماری تحقیقات کے مطابق اب تک بھارت کی ہندو مسلم سکھ اور عیسائی قوموں میں جتنے بھی جھگڑے اور فسادات وقتاً فوقتاً ہوتے رہے ہیں۔ ان کی بنیاد درحقیقت مذہبی اختلافات ہی تھے۔ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں فرمایا ہے۔ کہ:۔

"مجھے ان صاحبوں سے اتفاق نہیں جو کہتے ہیں کہ ہندو اور مسلمانوں کی باہم عداوت اور نفاق کا باعث مذہبی تنازعات نہیں ہیں۔ اصل تنازعات پولیٹکل ہیں۔۔۔ اس کا باعث دراصل مذہب ہی ہیں۔ اس کے سوا کچھ نہیں"۔

(پیغام صلح صفحہ ۲۸)

۱۹۴۷ء میں بھارت و پاکستان میں جو کچھ ہوا اور جس طرح ایک دوسرے نے عورتوں۔ بچوں۔ بوڑھوں اور جوانوں کا اندھا دھند قتل عام کیا اس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ اس فساد میں ایک دوسرے کے ہاتھوں لاانتہا ایسے لوگ بھی مارے گئے جن کی

کتاب "جوتیں پھل" کے متعلق سکھ معززین و ودوانوں کی گرانقدر آراء

جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب ڈھلوں سپیکر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی

آپ اپنے خط مورخہ ۳-۹-۵۷ بنام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان تحریر فرماتے ہیں:۔

میرے پیارے جناب مرزا صاحب ۔۔۔۔۔۔ آپ کی مرسلہ پنجابی کتاب "جوتیں پھل" بھی موصول ہو گئی ہے۔ میں ان مقاصد کو جن کے پیش نظر یہ کتاب لکھی گئی ہے بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اگرچہ میں ابھی تک تمام کتاب کو نہیں پڑھ سکا۔ لیکن مجھے اس بات کا محبت اور احترام سے احساس ہے کہ ابھی تک بعض ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو مختلف قوموں کے باہمی پُرخلوص تعلقات اور اخوت کو محبت کی نگاہ سے دیکھتے اور پسند کرتے ہیں

جناب سردار حکم سنگھ صاحب ڈپٹی سپیکر پارلیمنٹ نئی دہلی بھارت

میرے پیارے مرزا صاحب میں آپ کے خط مورخہ ۲۴ر جولائی کا بہت مشکور ہوں مجھے آپ کے پنجابی رسالہ "جوتیں پھل" کا ایک نسخہ مل گیا ہے۔ میں اس کے ایک حصہ کا مطالعہ کر چکا ہوں بقیہ کا بھی عنقریب کر لوں گا۔ موجودہ زمانہ میں ہر ایسی کوشش جو سکھوں اور مسلمانوں کو اکٹھا کر سکے۔ ملک اور قوم کی بہت بڑی خدمت تصور کی جانی چاہیئے۔ یہ بات بھی قابل تعریف ہے اس رسالہ کے ذریعہ پنجابی زبان میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہوا ہے جو اس وقت کی اہم ضرورت ہے۔

جناب سردار اجمیر سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ممبر پنجاب اسمبلی (لدھیانہ)

اپنے خط مورخہ ۲۴-۱-۵۷ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

جناب مرزا صاحب میں آپ کے خط مورخہ ۲۱-۱-۵۷ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے چند دن پہلے آپ کی مرسلہ کتاب جوتیں پھل مل گئی ہے اور میں اسکو بہت دلچسپی سے پڑھ کر فائدہ حاصل کر رہا ہوں اس کتاب کے ذریعہ ایک خاص طریق پر تحقیق کی ایک عمدہ کوشش ہے اور اس سے وہ مقصد جو ہندوستان کی دو عظیم الشان قوموں کے درمیان محبت کے تعلقات کو قائم کرنے کو پیش نظر رکھا گیا ہے وہ حاصل ہو گا بیشک تاریخی جو تاریخی حوالہ جات سے شامل کیا گیا ہے لیکن یہ آپ کی ذمہ داری نہیں بہرحال میں آپکی اس محنت کی قدر کرتا ہوں جو آپنے اس کتابچہ کی تدوین میں اٹھائی ہے یہ کتاب ایسی ہے کہ جس میں بہت سی قیمتی معلومات اور حقائق درج ہیں

جناب سردار اوتار سنگھ صاحب اکالی بمقام ماڑی میکھا ضلع امرتسر

اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد ان الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں:۔

کہ آپ کی ارسال کردہ کتاب جوتیں پھل پڑھی۔ آپ نے یہ کتاب شائع کر کے بہت کمی کو پورا کر دیا ہے۔ یہ کتاب مسلمانوں اور سکھوں کے اتحاد کو مضبوط کرتی ہے ہر ایک سکھ کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیئے میں آپ کا نہایت احسان مند ہوں۔

جناب منشی رام داس صاحب پنجابی سکول ماسٹر ہمبڑاں (ضلع جالندھر)

آپ کتاب جوتیں پھل کا مطالعہ کرنے کے بعد ان الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں:۔

"باقی رہا کتاب جوتیں پھل کے بارے اپنے خیالات کے اظہار ۔ کتاب اپنی نظیر آپ ہے "مُشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"۔ دلائل و ثبوت معقول ہیں۔ واقعی آپ نے بہت کوشش و محنت سے محنت ... ماخوں سے مقبول ... چن کر ایک جا کئے ہیں۔ اور ہندو سکھ و مسلمان بھائیوں کو ایکتا کا سبق دیا ہے میں ابھی ... بیماری کے کارن صرف آدھی کتاب اور بادشاہ تک ہی مطالعہ کر سکا ہوں۔ چند دنوں تک سالم مطالعہ کر لوں گا۔ بہرحال کتاب لاجواب ہے۔ اور سبھی انسانوں کے لئے انسان ہونے کے ناطہ سے اتفاق و ایک جہتی سے رہنے کا سبق سکھانے والی ہے۔

جن کی آپس میں کوئی بھی مخالفت نہیں تھی اور ان کے سیاسی خیالات بھی یکساں تھے۔ مگر مذہبی خیالات میں فرق تھا۔ یہ فساد اس بات کی علامت ہے کہ بھارت کے مختلف لوگوں اور قوموں کے تمام جھگڑے اصل میں مذہبی اختلاف کی بناء پر ہی ہیں۔ یہ درست ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب لڑائی جھگڑے اور خون خرابے کی تعلیم نہیں دیتا۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ سب کچھ مذہب کے نام پر ہوتا ہے۔

یہاں پر ہم یہ بتا دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جہاں اس وقت بڑے بڑے داناؤں۔ مذہبی راہنماؤں۔ ملکی لیڈروں۔ گورنمنٹ اور ایمان کے دعویداروں کی عقل ماری گئی تھی۔ اور انہوں۔ نے ہر ہر جہاد دیا۔ "بندے ماترم" "ست سری اکال" اور "اللہ اکبر" کے نعرے بلند کر کے ایک دوسرے کا اندھا دھند قتل عام کیا اور اسے قوم اور ملک کی خدمت سمجھا وہاں جماعت احمدیہ کے افراد نے ان ہولناک فسادات کے وقت کسی بھی شخص کے خون سے اپنے ہاتھ نہیں رنگے۔ بھارت کے مشہور اخبار سٹیٹسمین نے بجا طور پر تسلیم کیا ہے کہ:۔

"Non-muslims testify that the Ahmadiyyas did not soil their hands by taking part in the disturbance"

یعنی غیر مسلم اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ احمدیوں نے ۱۹۴۷ء کے فسادات میں اپنے ہاتھ دوسروں کے خون سے نہیں رنگے۔

ہمدردی کی تعلیم

ایسے اوقات میں جب فساد کی آگ بھڑک اٹھے اور عوام قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ میں اندھا دھند لگ جائیں تو حضرت مرزا صاحب بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی یہ تعلیم مشعل راہ کا کام دیتی ہے:۔

"ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی ہے اور یہ نہیں اٹھتا کہ آگ بجھانے میں مدد دے۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو ایک قتل کرتا ہے اور وہ اس کو چھڑانے میں مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۲۸)

حضرت بانی سلسلہ کی اسی اعلیٰ تعلیم کی بناء پر ۱۹۴۷ء کے فسادات میں احمدیوں نے کئی جگہ اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر بھی دوسروں کی مدد کی۔ اور ان کے جان و مال کی حفاظت کی تھی۔

مذہبی پیشواؤں کا احترام

سو جماعت احمدیہ کا یہ خیال کہ ہمارے ہموطنوں کے تمام باہمی جھگڑے اصل میں مذہبی اختلافات کی بناء پر ہیں۔ واقعات کے عین مطابق ہے۔ اور اس لئے اس نے اتحاد کی بنیاد بھی مذہب کی اعلیٰ تعلیم پر رکھی ہے۔ اور اس نے جملہ مذاہب کے اوتاروں نبیوں اور گوروں وغیرہ کی عزت کرنا اہل ملک کے لئے اعلیٰ مقصد قرار دیا ہے۔ اسی بارے میں حضرت مرزا صاحب کا ارشاد ہے ؎

"ہر رسولے آفتاب صدق بود
ہر رسولے بود مہر انورے"

گورمت نے اسی بارے یہ تعلیم دی ہے کہ

"کبیر بنگو۔ ا رام اللہ کا
سب گرو پیر ہمارے"

(سلوک کبیر)

اس کا عملی ثبوت

دنیا کے مذہبی پیشواؤں یعنی نبیوں اوتاروں اور گوروں کی عزت کرنا نہ صرف جماعت احمدیہ کے اصول میں داخل ہے بلکہ وہ اس پر عملی ثبوت بھی دیتی ہے۔ چنانچہ اس غرض کے پیش نظر اس کی طرف سے سال میں ایک ایسا دن بھی منایا جاتا ہے۔ جبکہ جملہ پیشوایان مذاہب کی مقدس سیرت و سوانح پر روشنی ڈال کر لوگوں کے دل میں ان کی عقیدت اور محبت پیدا کی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ تمام عالم میں بسنے والے احمدی مسلمان اپنی پرائیویٹ مجالس میں بھی مختلف مذاہب کے اوتاروں اور نبیوں وغیرہ کے ساتھ عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اور تمام دنیا میں وقتاً فوقتاً ظاہر ہونے والے روحانی بزرگوں کو یکساں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کا نام احترام سے لیتے ہیں۔ ہر احمدی بڑے پریم سے دن رات یہ گیت گاتا ہے۔

سری کرشن ساڈا تے رام ساڈا
مسلم اسیں ہاں تے اسلام ساڈا۔ بذ۔

جماعت احمدیہ کرڈاپلی (اڑیسہ) کی طرف سے
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب جلسہ

جماعت احمدیہ کرڈاپلی کی طرف سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ علاقہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اور جناب مولوی غلام ہادی صاحب معلم مدرسہ احمدیہ کرڈاپلی کی کوشش سے بہت سے تعلیم یافتہ ہندو دوست اس جلسہ میں شریک ہوئے۔

تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ پہلی تقریر جناب بیرو مولر [illegible] نے کی آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ محمد صاحب بچپن سے نیک فطرت کے تھے اُن کی تعلیم کا اصل مقصد یہ تھا کہ لوگ مورتی پوجا نہ کریں۔ بلکہ بھگوان کی عبادت کریں۔ مقرر نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلعم کے اعلیٰ اخلاق پر بھی روشنی ڈالی۔

۲۔ دوسری تقریر جناب اکولا چرن بستی صاحب نے کی۔ آپ نے فرمایا کہ شری محمد صاحب ۵۷۰ عیسوی میں ملک عرب کے مکہ نامی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ شری محمد صاحب نے لوگوں کو توحید کی تعلیم دی۔ آپ کا مذہب بہت جلد ترقی پا گیا۔ آپ بہت ہی اعلیٰ اخلاق کے انسان تھے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ محمد صاحب اپنے وقت کے بہت بڑے اوتار تھے۔ آپ نے حضور کی سیرت کے کئی واقعات کو بیان کر کے تقریر ختم کی۔

۳۔ تیسری تقریر مکرم ہاشم خان صاحب متعلم نگریلائی ہائی سکول نے کی۔ آپ نے تعوذ اور بسم اللہ کے بعد سنسکرت کا ایک شلوک پڑھا۔ اور فرمایا کہ اس شلوک سے معلوم ہو رہا ہے کہ جو انسان لوگوں کو نیک تعلیم دے۔ اور اعلیٰ اخلاق سے پیش آئے اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ رہتا ہے جیسا کہ انبیاء کرام کا نام ہمیشہ زندہ رہا ہے۔ حضرت رسول کریم کا نام اس لئے زندہ رہا ہے کہ آپ نے لوگوں کو گمراہی سے نجات دی [illegible] تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل تعلیم کو بطریق احسن پیش کیا۔

بعدہٗ میاں عبد الشکور صاحب نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلعم کی حیات طیبہ کے چیدہ چیدہ واقعات سنائے۔

(۵) اس کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کرڈاپلی نے آنحضرت صلعم کی ابتدائی زندگی بیان کرنے کے بعد آنحضرت صلعم کے لائی ہوئی تعلیم اور آپ کی جماعت کی ترقی کے علاوہ کئی ایک ایمان افروز واقعات کے موثر رنگ میں روشنی ڈالی۔ ضمنی طور پر آپ نے اسلام پر کئے ہوئے چند اعتراضات کا جواب بھی بطریق احسن دیا۔

جناب قائد صاحب کی تقریر کے بعد مکرم جناب مولوی سید غلام ہادی صاحب نے اپنی تقریر شروع کی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ آنحضرت صلعم کی بعثت کا اصل مقصد خدائی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنا اور خالق و مخلوق میں جو دوری پیدا ہو گئی تھی اس کو دوبارہ قائم کرنا تھا۔ نیز یہ بتانا تھا کہ انسان کس طرح خدا تعالیٰ کو پا سکتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ فی الواقع آنحضرت صلعم نے لوگوں کو خدا تک پہنچا دیا۔ آپ نے صحابہ کرام کی زندگی کے واقعات اور دشمنوں پر غلبہ پا جانے وغیرہ امور کو مفصل بیان کیا۔ آپ کی تقریر دلچسپی سے سنی گئی۔

بعدہٗ جناب بھاسکر را نے آنحضرت صلعم کی سیرت طیبہ پر تقریر کرتے ہوئے حضور کے بچپن ہی سے صداقت شعاری کا اعلیٰ نمونہ دکھانے اور بعد میں اور لوگوں کو خدائے واحد کی عبادت کرنے کی طرف توجہ دلانے کا ذکر کیا۔ اور کئی دوسرے واقعات بیان کئے۔

آخر میں جناب مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنی صدارتی تقریر میں بعض دیگر اعتراضات کا تسلی بخش جواب دینے کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے تمام انبیاء زندہ ہو گئے۔ آپ نے اسلام کی اس صلح کی تعلیم پیش کرنے کے بعد آنحضرت صلعم کی زندگی کے چند ایمان افروز واقعات سنائے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے جناب صدر جلسہ نے فرمایا کہ دنیا میں جتنے انبیاء آئے ہیں وہ تمام لوگوں کو خدا تعالیٰ تک پہنچانے کیلئے آئے ہیں اگر انسان ان میں سے ہر ایک کی تعلیم پر پورے طور پر عمل کرے تو یقینی طور پر وہ خدا کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ اس طرح بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی کارروائی ختم ہونے کے بعد اس موقعہ پر آئے ہوئے معزز مہمانوں کی شربت اور پان سے تواضع کی گئی اور خدا کے فضل سے یہ جلسہ کامیاب رہا۔ احباب کرام سے جماعت کرڈاپلی کی مزید [illegible]

جناب گوپال سنگھ صاحب اٹھوال نمبردار و سرپنچ بھوگہ ضلع ہوشیار پور کتاب چونویں پھل کا خود مطالعہ کر کے دیگر ہموطنوں کو مطالعہ کا مشورہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"آج آپ کی عنایت کردہ کتاب ختم کر دی اور اس کی جلد بندوا کر دوسری کتابوں کے ساتھ شامل کر لی ہے۔ اس کتاب میں آپ نے بڑی نیک نیتی سے حوالہ جات دیئے ہیں۔ میں تمام بھائیوں کی خدمت میں التماس کروں گا۔ کہ ایسی کتابیں ضرور پڑھی جائیں۔ میں خداوند کریم کی درگاہ میں عرض کروں گا۔ کہ وہ آپ کے مشن کو کامیاب کرے اور آپ کا اقبال بلند ہو۔"

[illegible] نانک [illegible] جیسی [illegible]
ایسا حدیث [illegible] پیغام ساڈا
پنڈ پنڈ تے گھر گھر ایہہ ڈھنگی پٹائے
سکھ ہندو مسلم نوں پریمی بنادے

تحریکِ جدید کے نئے سال کیلئے جماعت سے قربانیوں کا مطالبہ

سورت والنازعات کی ابتدائی آیات کی نہایت لطیف تفسیر

اللہ تعالیٰ چاروں طرف اسلام کی اشاعت کے رستے کھول رہا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری جماعت قربانیوں کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھاتی چلی جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر احبابِ جماعت سے خطاب

فرمودہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۵۷ء — بمقام ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی والنازعات غرقاً والناشطات نشطاً والسابحات سبحاً والسابقات سبقاً فالمدبرات امراً یوم ترجف الراجفة تتبعها الرادفة قلوب یومئذٍ واجفة ابصارها خاشعة

اس کے بعد فرمایا:۔

یہ آیات

جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ ہم اب تک ان کے صرف ایک ہی مفہوم پر زور دیتے رہے ہیں۔ حالانکہ ان کے اندر بعض اور مضامین بھی پائے جاتے ہیں۔ گذشتہ مفسرین تو ان آیات کے یہ معنے کرتے رہے ہیں۔ کہ اس جگہ فرشتوں کا ذکر ہے۔ کیونکہ فرشتہ کے لئے مؤنث کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔ اور یہاں چونکہ سارے صیغے مؤنث کے استعمال کئے گئے ہیں۔ اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ یہاں فرشتوں کا ذکر ہے لیکن ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ آیات فرشتوں پر چسپاں ہی نہیں ہوسکتیں۔ اس لئے کہ والنازعات غرقاً ان میں ہے ہی نہیں

غرقاً کے معنے

اگر جسمانی غرق کے سمجھیں تو فرشتے کون سے تالاب میں غوطہ مارا کرتے ہیں اور اگر اس کے معنے روحانی سمجھیں تو غرقاً کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ علوم میں محو ہو کر نئے نئے نکتے نکالتے ہیں۔ اور فرشتوں کے متعلق تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہیں جن باتوں کا علم دیا جانا ضروری تھا۔ اس کا انہیں شروع سے علم دے دیا گیا ہے۔ اور جنہیں شروع سے علم دے دیا گیا ہو۔ انہوں نے محو کیا ہونا ہے۔ انہیں تو محو ہونے کے بغیر ہی علم مل چکا ہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ میں

خود فرشتے کہتے ہیں

کہ ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا آپ نے ہمیں سکھایا ہے۔ اور جو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا انہیں خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے۔ انہیں فقہ اور دوسرے مسائل اور علوم میں غرق ہو کر نئے نئے نکتے نکالنے کی کیا ضرورت ہے۔ انہیں تو خود خدا تعالیٰ نے سب کچھ سکھا دیا ہے پس یہ آیات فرشتوں پر صادق آ ہی نہیں سکتیں۔ ہمارے نزدیک اس جگہ صحابہ کی جماعت کا ذکر ہے۔ اور چونکہ جماعت کے لئے بھی مؤنث کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے والنازعات غرقاً کے معنے یہ ہوئے کہ ہم شہادت کے طور پر صحابہ کی ان جماعتوں کو پیش کرتے ہیں جو اسلام کی تعلیم میں محو ہو کر وہ مسائل نکالتی ہیں۔ جو اسلام کی سچائی کو روزِ روشن کی طرح ثابت کر دیتے ہیں۔ مگر چند دن ہوئے مجھے اللہ تعالیٰ نے سمجھایا ہے کہ

ان آیات کے تیسرے معنی

یہ ہیں۔ کہ ہم ان عورتوں کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں جو والنازعات غرقاً کی مصداق ہیں۔ اور اسلام کی تعلیم پر غور کر کے ان سے نئے نئے نکتے نکالتی ہیں۔ اور اسلام کی تعلیم پر انہماک پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے کہ اسلام نے ان پر رحم کیا ہے۔ اور اسلام ہی وہ مذہب ہے جس میں عورتوں کے حقوق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ عورت کے ماں ہونے کے لحاظ سے کیا حقوق ہیں۔ بیٹی ہونے کے لحاظ سے کیا حقوق ہیں۔ بیوی ہونے کے لحاظ سے کیا حقوق ہیں۔ ترکہ میں اس کے کیا حقوق ہیں۔ اور اس طرح تمدنی زندگی میں اس کے کیا حقوق ہیں۔ اسی وجہ سے احمدیت میں مثال ہو کر عورتیں جس قدر قربانی اور ایثار سے کام لے رہی ہیں۔ اس کی مثال اور کسی قوم میں نہیں ملتی۔ چنانچہ دیکھ لو مسجد ہیگ (ہالینڈ) صرف عورتوں نے بنائی ہے۔ اگرچہ ہیمبرگ (جرمنی) کی مسجد مردوں نے اپنے روپیہ سے بنائی ہے۔ مگر اس کا پورا چندہ ابھی تک وہ ادا نہیں کر سکے۔ لیکن ہیگ کی مسجد کا تمام چندہ عورتیں ادا کر چکی ہیں۔ صرف اس کا تھوڑا سا حصہ باقی ہے۔

یہ قربانی صرف احمدی عورتوں میں پائی جاتی ہے

مسلمانوں کا اور کوئی فرقہ نہیں جس کی عورتیں اس طرح اشاعت اسلام کا کام کر رہی ہوں۔ اہلحدیث کو لے لو۔ حنفیوں کو لے لو۔ حنبلیوں کو لے لو۔ مالکیوں کو لے لو۔ ان میں کہیں ایسی عورتیں نظر نہیں آتیں۔ جو اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر اور اسلام کی محبت میں غرق ہو کر اس کی اشاعت کے لئے کوشش کر رہی ہوں صرف احمدیوں میں ہی یہ بات نظر آتی ہے۔ کہ ان کی عورتیں غیر ملکوں میں تبلیغ کے لئے چندے دیتی ہیں۔ اور بعض دفعہ تو اتنی غریب عورتیں چندہ دیتی ہیں کہ ہمیں لیتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔

مجھے یاد ہے

پچھلے سال میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک سنار لڑکا جو چنیوٹ میں رہتا ہے آیا اور اس نے سونے کے کڑے میرے ہاتھ میں لا کر رکھ دیئے اور کہا کہ میری ماں کہتی ہے۔ کہ یہ کڑے میں نے کسی خاص مقصد کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ اب میں چاہتی ہوں کہ آپ انہیں بیچ کر کسی دینی کام میں لگا لیں۔ چنانچہ میں نے انہیں بیچ کر رقم مسجد ہیگ میں دے دی۔ میرا خیال ہے کہ وہ ۴۔۵ سو کے ہوں گے۔ یہ چیز ہے جو صرف احمدی عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کی مثال نہ حنفیوں میں پائی جاتی ہے نہ مالکیوں میں پائی جاتی ہے نہ حنبلیوں میں پائی جاتی ہے۔ نہ شافعیوں میں پائی جاتی ہے۔ اسی طرح

روحانی فرقوں کو لے لو

تو نہ چشتیوں میں پائی جاتی ہے نہ سہروردیوں میں پائی جاتی ہے اور نہ قادریوں میں پائی جاتی ہے۔ صرف احمدیوں میں پائی جاتی ہے۔ غرض روحانی فرقوں کے لحاظ سے بھی احمدی عورتیں تمام روحانی فرقوں کی عورتوں پر فضیلت رکھتی ہیں۔ اور دوسرے فرقوں کے لحاظ سے بھی جو فقہی اختلاف کی وجہ سے قائم ہوئے ہیں۔ احمدی عورتیں سب سے مقدم ہیں۔ ہاں اگر غیر ملک کو لیا جائے۔ تو ہم ان کے مقابلے میں ابھی کمزور ہیں۔ یعنی عیسائیوں کی عورتوں نے عیسائیت کی خاطر بہت زیادہ قربانی کی ہے۔ بے شک ہماری عورتوں نے بھی قربانی کی ہے۔ اور وہ تبلیغ کا کام کرتی ہیں۔ مگر قربانی کے لحاظ سے ابھی وہ ان سے کم ہیں۔ مثلاً چین میں ایک دفعہ

عیسائیوں کے خلاف بغاوت

ہوئی وہاں ان دنوں ایک عورت تبلیغ کا کام کر رہی تھی۔ چینیوں نے حملہ کر کے اس عورت کو مار ڈالا۔ اور اس کے گوشت کے کباب کھائے۔ جب یہ خبر انگلستان پہونچی۔ تو انگلستان میں اعلان کیا گیا کہ چین میں ہماری ایک عورت مبلغ تھی۔ چینیوں نے اسے مار دیا ہے۔ اور اس کے گوشت کے کباب بنا کر کھائے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کی جگہ کام کرنے کے لئے کوئی اور عورت اپنا نام پیش کرے۔ شام تک ۲۰ ہزار عورتوں کی طرف سے تار آ گئے۔ کہ ہم وہاں جانے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں بھجوا دیا جائے۔ یہ نمونہ تو ہم میں ابھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ ہمیں شرم آتی ہے کہ اس کام میں عیسائی ہم پر فوقیت رکھتے ہیں۔ شاید اس لئے کہ ان کو انیس سو سال ہو گئے ہیں۔ اور ہمیں ابھی اتنے سال نہیں ہوئے۔ بہر حال جوانی میں

زیادہ جوش ہونا چاہیئے

ہم امید کرتے ہیں کہ عنقریب ہماری عورتیں ان سے بھی زیادہ جوش دکھلائیں گی۔ بعض مثالیں بے شک ہماری جماعت میں ابھی ملتی ہیں۔ مثلاً ایک دفعہ ایک غیر ملکی طالب علم یہاں آیا۔ اس نے کہا کہ میری شادی یہاں کرا دیں میں نے کسی خطبہ یا مجلس میں ذکر کیا کہ اس طرح ایک غیر ملکی کی خواہش ہے تو ایک لڑکی آئی اور اس نے کہا کہ میں تیار ہوں۔ آپ میرا نکاح اس غیر ملکی سے کر دیں۔ پھر اس کے بعد اس کی بہن آئی۔ اور میری بیوی سے کہنے لگی۔ کہ میری بہن تو منہ پھٹ ہے وہ خود آ کر کہہ گئی ہے۔ لیکن میں نے ابھی تک اس کا اظہار نہیں کیا تھا۔ حالانکہ میں تین دن سے اس بات کے لئے تیار تھی کہ میری کسی غیر ملکی سے شادی کر کے مجھے باہر بھیجدیا جائے۔ آخر ان میں سے ایک بہن کی اس سے شادی ہو گئی۔ اور اب وہ وہاں

ہیں ہے۔ ابھی کل ہی اس کے ہاں لڑکی پیدا ہونے کی خبر چھپی ہے۔ صالح الشیبی

ہمارے ایک غیر ملکی احمدی نوجوان ہیں

پچھلے سال ان سے اس کی شادی ہوئی اور اب ان کے ہاں دلی میں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ تو اس قسم کی مثالیں تو احمدیوں میں پائی جاتی ہیں لیکن یہ زیادہ شاندار مثال ہے کہ ایک عورت ماری گئی اور اس کے کباب کھائے گئے اور جب اخباروں میں اعلان کیا گیا۔ کہ اس کی جگہ بیٹنے کے لئے اور عورتیں اپنے آپ کو پیش کریں تو شام تک ۲۰ ہزار عورتیں کی تاریں آ گئیں کہ ہم وہاں جانے کے لئے تیار ہیں۔ بہرحال اس سے ملتی جلتی بعض کمزور مثالیں تو ہم میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن زیادہ

شاندار اور اچھی مثالیں

ان میں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح ہمارا ایک مبلغ افریقہ گیا تھا وہاں آ کر ایک لڑکی سے اس نے شادی کرنی چاہی۔ اس کی پہلے ایک شادی ویسٹ افریقہ میں ہو چکی تھی اب ایک غیر ملکی مبلغ سے شادی کرنا جبکہ اس کی ایک بیوی پہلے موجود ہو اور جبکہ اس ملک میں اتنا رواج ہو کہ لوگ ڈیڑھ ڈیڑھ سو بیویاں کرتے ہوں بڑی قربانی چاہتا ہے مگر وہ لڑکی راضی ہو گئی چنانچہ اب وہ افریقہ پہونچ چکی ہے۔ اس نے بڑی محبت سے اپنی سوکن کے بچوں کو پالا۔ وہ مبلغ افریقہ سے یہاں آیا تھا اور اپنی ایک ہی بیوی کو بھی یہاں لایا تھا۔ اور دو بچے بھی ساتھ تھے۔ وہ لڑکی اپنے خاوند کی پہلی بیوی کا بھی خیال رکھتی رہی۔ اس کے بچوں کا بھی خیال رکھتی رہی ان میں سے ایک بچہ بعد میں لاگ گیا۔ اب وہ میرے ایک بھتیجے کی بیوی کے ساتھ ہی انگلستان کے رستہ سے اپنے خاوند کے پاس پہونچ گئی ہے۔ تو

اس قسم کی مثالیں

تو ہم میں موجود ہیں۔ مگر اس شان کی نہیں جس شان کی عیسائیوں میں پائی جاتی ہیں۔ مجھے چاہیئے تھا کہ میں عورتوں کے جلسہ میں یہ تقریر کرتا مگر اتفاقاً مردوں کا جلسہ آ گیا۔ اس لئے میں مردوں کے جلسہ میں یہ تقریر کرتے ہوئے انہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنی عورتوں کو سمجھاؤ۔ اور انہیں کہو کہ تم کو بھی عیسائی عورتوں کی طرح قربانی پیش کرنی چاہیئے۔ جیسا کہ میں نے مثال دی ہے۔ کہ ایک عورت کو مار دیا گیا۔ اور اس کے گوشت کے کباب بنا کر کھائے گئے۔ مگر اس کے قائمقام کے لئے اعلان کیا گیا۔ تو شام تک بیس ہزار عورتوں نے اپنا نام پیش کر دیا۔ کہ وہ اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو سمجھاؤ کہ تم بھی اپنے اندر اسی قسم کا اخلاص اور ایمان

ہیپ۔ آرڈ۔

کل بیماری کی وجہ سے مجھ سے ایک غلطی ہو گئی۔ اور وہ یہ کہ مجھے کل کے خطبہ جمعہ میں

تحریک جدید کے نئے سال کی مالی قربانیوں کا اعلان

کرنا چاہیئے تھا۔ مگر اس کا اعلان کرنا بھول گیا۔ سو آج میں نئے سال کے چندہ تحریک جدید کا اعلان کرتا ہوں اور دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ غیر ممالک میں اسلام کی اشاعت کا واحد ذریعہ ہمارے پاس تحریک جدید ہی ہے۔ میں نوجوانوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ آگے آئیں۔ اور اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اور اپنے آپ کو دینی تعلیم حاصل کر کے اس قابل بنائیں۔ کہ انہیں غیر ملکوں میں بھیجا جا سکے اور جماعت کو میں تحریک کرتا ہوں کہ اگر ہمارے مبلغ بڑھتے گئے اور مسجدیں بڑھتی گئیں۔ تو ہمارا خرچ بھی بڑھتا چلا جائے گا۔ ایک مسجد پر دو لاکھ روپیہ خرچ آتا ہے۔ اور

میری سکیم ۵۰ ہزار مسجد بنانے کی ہے

گویا ایک کروڑ روپیہ کی صرف غیر ملکی مساجد کے لئے ضرورت ہے۔ تم یہ نہ سمجھو۔ کہ ہماری جماعت غریب ہے۔ میں نے ایک رویا دیکھی ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ نے مجھے تسلی دلائی ہے۔ کہ یہ غربت عارضی ہے۔ اور ایسے سامان پیدا ہونے والے ہیں کہ جن کے نتیجہ میں جماعت کو خدا تعالیٰ بہت کچھ مال دے گا۔

میں نے خواب میں دیکھا

کہ زمینداروں کا ایک بہت بڑا گروہ ہے وہ زمیندار ایسے ہیں۔ جو مربعوں کے مالک ہیں۔ وہ راجہ علی محمد صاحب کے پاس آئے اور ان سے انہوں نے معانقہ کیا۔ اور پھر ایک طرف چلے گئے۔ میں ان کو دیکھ کر کہتا ہوں۔ کہ اب خدا تعالیٰ چاہے گا۔ تو یہ ۶۰ ہزار ہو جائیں گے۔ اور ان میں سے ہر شخص سالانہ ایک ایک سو روپیہ بھی مساجد کے لئے دے۔ تو ۶۰ لاکھ روپیہ ہو جائے گا۔ اور ۶۰ لاکھ سے بیسیوں مساجد بن سکتی ہیں۔ اس رویا سے میں نے سمجھ لیا کہ اب خدا تعالیٰ اپنے فضل سے زمینداروں میں ہماری جماعت پھیلانا چاہتا ہے۔ اور وہ بھی ایسے زمینداروں میں جو کم سے کم ایک سو روپیہ سالانہ مساجد کے لئے دے سکیں۔ مثلاً ہمارے ہاں مربعوں کے ٹھیکوں کی آمد تین تین چار چار ہزار روپیہ ہے اور زمینداروں کا خرچ بہت کم ہوتا ہے۔ اگر وہ خود کام کریں۔ تو تین چار ہزار کی بجائے

وہ چھ سات ہزار روپیہ کما سکتے ہیں۔ اور اس میں سے ایک سو روپیہ مساجد کے لئے دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ چنانچہ

میں خواب میں کہتا ہوں

کہ اب یہ لوگ ساٹھ ہزار ہو جائیں گے۔ اور اگر ایک ایک سو روپیہ بھی یہ لوگ مساجد کے لئے دیں۔ تو ۶۰ لاکھ ہو جائے گا۔ اس کے بعد یکدم وہ آدمی تو میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ لیکن جانوروں کا ایک جھنڈ اڑتا ہوا میرے سر پر سے گذرا وہ جانور موسمی معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے مرغابیاں ہوتی ہیں۔ یہ جانور ایک خاص ترتیب کے ساتھ چلتے ہیں۔ میری نظر ان جانوروں پر پڑی۔ اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے بھی کیسی قدرتیں ڈالی ہے اس نے ایسے جانور پیدا کئے ہیں کہ وہ بھی تو انسانوں سے ادنیٰ مگر ان کی تنظیم انسانوں سے اعلیٰ ہے۔ اگر کوئی ایسا ذریعہ نکلے۔ کہ ہم انسانوں میں بھی ان

مرغابیوں والی تنظیم

پیدا کر سکیں۔ تو دنیا کو فتح کرنا ہمارے لئے کتنا آسان ہو جائے۔ گویا اس خواب کے دو حصے تھے۔ پہلا حصہ زمینداروں والا تھا۔ اور دوسرا حصہ جانوروں والا ہے۔ وہ مرغابیاں ہیں یا کوئی اور جانور ہیں۔ میں نہیں جانتا۔ مگر ہیں فصلی جانور وہ اس ترتیب سے اڑتے جا رہے ہیں۔ کہ ایک آگے ہے۔ اور دوسرے دو پیچھے ہیں۔ یہ بات عام طور پر لگھوں، سرخابوں کونجوں اور مرغابیوں میں پائی جاتی ہے۔ میں نے انہیں دیکھ کر کہا کہ کیسا قادر خدا ہے۔ کہ ہم تو آج پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن

یہ خصلت اور صفت

ان میں آدم علیہ السلام کے زمانہ سے پائی جاتی ہے۔ اور ابتداء سے اس نے جانوروں کے دماغ میں ایسا علم بھر دیا ہے کہ جس کے ماتحت وہ ہمیشہ ایک تنظیم کے ساتھ اڑتے ہیں۔ اگر انسانوں کے اندر بھی ہم یہ تنظیم پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو جماعت احمدیہ باوجود تھوڑے ہونے کے ساری دنیا پر غالب آ سکتی ہے۔ اس وقت بھی ہماری تنظیم ہی ہے جس کی وجہ سے گو ہماری جماعت بالکل غریب ہے۔ پھر بھی اس کا سالانہ چندہ تحریک جدید

اور صدر انجمن احمدیہ کو ملا کر پچھلے سال پچاس لاکھ کے قریب تھا۔ اور ہمیں امید ہے کہ یہ چندہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتا چلا جائے گا۔ تھوڑے عرصہ میں ہی تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کا

سالانہ چندہ ۷۵ لاکھ روپیہ ہو جائے گا

میں تو اپنے ذہن میں یہ سوچا کرتا ہوں کہ اگر ہماری جماعت کا سالانہ چندہ تین کروڑ ہو جائے۔ تو ہم ملک کے گوشہ گوشہ میں اپنے مبلغ پھیلا سکتے ہیں کیونکہ ۳ کروڑ سے ۲۵ لاکھ روپیہ ماہوار بنتا ہے اور ۲۵ لاکھ ماہوار روپیہ کے معنے یہ ہیں اگر ہر مبلغ کی ماہوار تنخواہ ایک سو روپیہ بھی ہو۔ تو ہم ۲۵ ہزار مبلغ رکھ سکتے ہیں۔ اور ۲۵ ہزار مبلغ ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ غرض آج میں تحریک جدید کے نئے سال کے لئے جماعت سے

مالی قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہوں

اب الفضل اور تحریک جدید کے کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ اس اعلان کو بار بار پھیلائیں اور اس کی اشاعت کریں۔ دوست کو چاہیئے کہ وہ کوشش کرے کہ پچھلے سال اس نے جو کچھ چندہ دیا تھا۔ اس سال اس سے کچھ نہ کچھ بڑھا کر دے۔ پچھلے سالوں میں چونکہ چندے تھوڑے تھے۔ میں نے زیادہ سختی کی تھی اور کہا تھا کہ ہر شخص اپنے گذشتہ سال کے چندہ سے ڈیوڑھا دے۔ مگر اب میں اس قید کو ہٹاتا ہوں۔ کیونکہ لوگوں نے خود اپنی مرضی سے چندوں کو زیادہ کر دیا ہے۔

اب میں یہ کہتا ہوں

کہ کوئی شخص اپنے پچھلے سال کے چندہ سے کم نہ دے۔ اور اگر زیادہ دے سکے۔ مثلاً دس فی صدی دے سکے یا پندرہ فی صدی زیادہ دے سکے یا بیس فی صدی زیادہ دے سکے۔ تو یہ اس کی مرضی ہے اور اس کا یہ فعل اسے مزید ثواب کا مستحق بنا دے گا جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان نوافل کے ذریعہ ہی

خدا تعالیٰ کا قرب

حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ نفل انسان اپنی مرضی سے ادا کرتا ہے۔ اور فرض حکم کے ماتحت ادا کرتا ہے۔ ابھی ہماری شوریٰ کے آنے میں جب نئے سال کا بجٹ تیار ہوتا ہے پانچ ماہ باقی ہیں۔ پانچ ماہ تک یہ چندہ جمع کرتے رہیں ۱۵ دن۔ اور اس کی تحریک دوستوں کو بار بار کریں۔ تا کہ پانچ ماہ کے بعد اس سال کا چندہ پچھلے سال کے چندہ سے بھی زیادہ ہو جائے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے سارے یورپ میں مساجد بنا سکیں۔ اور افریقہ اور انڈونیشیا وغیرہ میں بھی اپنے مبلغ بڑھا سکیں۔ یہی ذریعہ ہماری کامیابی کا ہے۔ اس وقت غیر فرقوں پر اگر ہمیں کوئی فضیلت حاصل ہے تو یہی ہے۔ کہ ہمارے مبلغ غیر ملکوں میں پائے جاتے ہیں اور ان کے نہیں پائے جاتے اس کا اتنا اثر ہے کہ پرسوں

سے بھی تحریک جدید کا چندہ لکھوا دیا ہے۔ اب تم بھی اس تحریک کے ایک مجاہد ہو۔

اس موقعہ پر ایک دوست کے سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ:-

پانچ روپیہ چندہ کی شرط

تو اس شخص کے لئے ہے جو منفرد ہو جس کا کوئی بچہ نہیں۔ وہ اگر پانچ روپے سے کم دے تو ہم نہیں لیں گے۔ لیکن اگر اپنے چندہ کے ساتھ بچوں کی طرف سے بھی کچھ چندہ لکھوا دیا جائے۔ تو چاہے وہ کتنا ہی تھوڑا ہو ہم اسے منظور کریں گے

(تقریر چالیس منٹ تک جاری رہی)

(الفضل ۱۱/۵۷)

تحریک جدید کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے زریں ارشادات

فرمایا:-

"باقی تمام لوگوں کا (دفتر اول کے مجاہدین کے علاوہ) فرض ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید میں حصہ لیں۔ اسی حکمت کے ماتحت دفتر دوم قائم کیا گیا ہے۔ جس میں ہر وقت انسان شامل ہو سکتا ہے۔ لیکن اس ارادہ کے ساتھ کہ وہ اپنا قدم اب پیچھے نہیں ہٹائے گا۔ گویا یہ بھی ایک قسم کا وقف ہے جس میں ہر شخص یہ اقرار کرتا ہے کہ میری جان اور میرا مال اسلام کے لئے حاضر ہے۔ پس اپنی توفیق کے مطابق ہر شخص کو حصہ لینا چاہیئے۔ مرد بھی اور عورتیں بھی بچے اور بوڑھے بھی امیر بھی اور غریب بھی سب لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق تحریک جدید کے دوسرے دور میں شامل ہوں"۔

"مجھے یقین ہے کہ اگر آپ تحریک جدید میں حصہ لیں گے تو اول اللہ تعالیٰ آپ کی مشکلات کو بھی دور فرمائے گا۔ نہیں تو کم سے کم آپ مرنے کے بعد خدا اور اس کے رسول سے شرمندہ نہیں ہوں گے۔ بلکہ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ اگر آپ اس دفعہ حصہ لیں گے تو ایک وقت ایسا آجائے گا کہ آپ بشاشت کے ساتھ اور آسانی کے ساتھ زیادہ حصہ بھی لے سکیں گے۔ کیونکہ ایک نیکی دوسری نیکی کے لئے راستہ کھول دیتی ہے"۔

"یاد رکھو تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہِ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ اسی لئے کہ تحریک جدید کے چندے سے وہ کام کئے جا رہے ہیں جو تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں"۔

"آج جو احمدی کہلاتا ہے وہ مکان کی ایک اینٹ بن چکا ہے وہ تحریک جدید کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا میں دین کے لئے جان مال اور عزت سب کچھ قربان کر دوں گا۔ اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی اور غفلت ہے"۔

جب قیامت کے دن سب

لوگ خدا کے سامنے پیش ہونگے

تو انبیاء کے بعد سب سے مقدم وہ شخص ہوگا جس کو دین کی خدمت کا نہ صرف یہ کہ معاوضہ نہ ملا بلکہ اسے جھاڑیں پڑیں۔ اُسے گالیاں کھانی پڑیں لیکن وہ خدمت دین سے باز نہ آیا......"

"پس تمہارے لئے خدا تعالیٰ نے ان نعمتوں کے دروازے کھولے ہیں جن کے دروازے سینکڑوں سال سے دوسروں پر نہیں کھولے گئے"۔

"یاد رکھو کہ اس وقت اشاعت دین کا کام تم ہی کر رہے ہو۔ تمہارے سوا اور کوئی نہیں کر رہا۔ دنیا میں صرف تم ہی ایک جماعت ہو جو خدا تعالیٰ کے دین کے جھنڈے کو اٹھائے ہوئے ہو تمہیں شکوہ ہوگا کہ تمہیں وہ لوگ ہو جنہیں خارج از اسلام کہا جاتا ہے۔ تمہیں وہ لوگ ہو جن کے خلاف مولوی اکٹھے ہو کر کفر کے فتوے لگاتے ہیں لیکن یہ شکوہ کی بات نہیں اس سے تو تمہارے کام کی عظمت اور شان اور بھی بڑھ جاتی ہے"۔

"اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک تحریک ہی ہوا کرتی ہے۔ اور اسباب کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ایک یادگار زمانہ دور ہے۔ جسکی تمام انبیاء اور مرسلین نے حضرت نوح ؑ سے لیکر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک خبر دی۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت اسلام و اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے"۔

"جماعتی طور پر کوشش ہونی چاہیئے کہ قدم آگے بڑھے۔ جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے اگر جماعت کے تمام افراد اپنے فرائض ادا کرتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ موجودہ تحریک جدید جسے دفتر دوم کہتے ہیں پانچ چھ لاکھ تک نہ پہنچ جاتی۔ لیکن بات یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا ہر جماعت کے ہر مرد و عورت جوان اور بوڑھے سے وعدے لئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ تحریک جدید کے وعدے موجودہ وعدوں سے دو گنے تگنے ہو جائیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے کام کو بہت وسیع کر سکتے ہیں"۔

دعا

"اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے تمام مجاہدوں کیلئے .. خواہ وہ دفتر اول کے ہوں یا دفتر دوم کے اس دنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کا سامان پیدا کرے اور اسلام کی فتوحات کی مضبوط بنیاد ان کے ہاتھوں سے رکھوا دے"۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

اور

اپنے وعدے اور جلدی ادائیگی فرما کر سابقون میں شامل ہوں

احباب کرام! اس سے قبل جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ بابت تحریک جدید کا ملخص اپنے الفاظ میں بھیجا جا چکا ہے۔ اب حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ موصول ہونے پر ہندوستان کی احمدی جماعتوں کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے گذارش ہے کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی سالِ نو کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے احباب بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ چونکہ حضور نے خدام الاحمدیہ کو خصوصیت سے تحریک جدید کو کامیاب بنانے کی تحریک فرمائی ہے۔ اس لئے مجالس خدام الاحمدیہ کے عہدیداران، سیکرٹریان مال کے ساتھ تعاون فرما کر جلد از جلد وعدے لے کر مرکز میں ارسال فرمادیں۔ اور کوشش کریں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس خواہش کو پورا کریں کہ کوئی مرد۔ عورت۔ بچہ۔ بوڑھا ایسا نہ رہ جائے جو اس مبارک تحریک میں حصہ نہ لے۔

اس سال حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک فرمائی ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے وعدے دس۔ بیس اور تیس فی صدی اضافہ کے ساتھ کئے جائیں۔ جن احباب کو خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے۔ وہ اس سے بھی زیادہ اشاعت اسلام میں خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کریں۔

دوست اس بات کا بھی اہتمام کریں کہ جن احباب کے ذمہ سال گذشتہ کا بقایا ہے وہ بھی جلد از جلد ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بقایا دار وعدہ کنندگان فوری توجہ فرما کر اس کی ادائیگی کا فکر کریں۔ اور نہ صرف گذشتہ سال کے بقایا کی ادائیگی سو فی صدی جلد از جلد پوری ہونی چاہیئے۔ بلکہ اخلاص اور قربانی کا تقاضہ یہ ہے کہ نئے سال کے وعدے کرنے والے احباب کوشش کریں۔ کہ جس حد تک ممکن ہو سکے ساتھ ہی وعدوں کی ادائیگی بھی کر کے اطلاع دیں۔

خدمت دین کے معاملہ میں جو احباب اپنا قدم آگے رکھتے ہیں۔ وہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوتے ہیں۔ تمام خدام۔ انصار اور عہدیداروں کو چاہیئے کہ تحریک جدید کے سابقہ بقایا کی ادائیگی اور موجودہ سال کے وعدہ جات کی طرف فوری توجہ دے کر مرکز میں اطلاع دیں۔ تاکہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جانیوالی وعدوں کی فہرست میں شامل ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے جملہ احباب خدمتِ دین کے اس مبارک موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

دعائے مغفرت

ایک احمدی بہن بدر النساء صاحبہ بعمر ۲۵ سال صرف ۱۶ دن لبار رفتہ چیچک بیمار رہ کر وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ مخلصہ دیندار اور خوش اخلاق خاتون تھیں اور احمدیت کا خاص درد اپنے دل میں رکھتی تھیں۔ احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ناصرہ خاتون احمد کا
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ حلقہ ۱

مجھے کویت سے ایک جرمن کا خط ملا

اس نے لکھا ہے کہ میں دیر سے اسلام کی طرف مائل ہوں۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ میں اسلام کی تعلیم کہاں سے حاصل کروں یہاں ایک اموسیٰ نامی شخص ہیں (موسیٰ کوئی غیر احمدی ہیں غالباً بمبئی کی طرف کے ہیں۔ کیونکہ اس علاقہ میں ایسے نام رکھے جاتے ہیں) ان کو پتہ لگا کہ مجھے اسلام کی طرف رغبت ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر تو اسلام سیکھنا چاہتا ہے۔ تو ربوہ چلا جا۔ اور تو کہیں نہیں سیکھ سکتا۔ میں ہی چاہتا ہوں۔ کہ آپ میرے لئے کوئی انتظام کریں۔ مجھ سے موسیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ خرچ میں دوں گا۔ میں نے اسے لکھا کہ خرچ کا سوال نہیں ہمیں صرف یہ ضرورت ہے کہ تم اپنی طبیعت کو کم خرچ کرنے کی عادت ڈالو۔ کیونکہ وہی مبلغ کامیاب ہو سکتا ہے۔ جسے کم خرچ کرنے کی عادت ہو۔ مسٹر کنزے یہاں سے تعلیم حاصل کر کے گئے ہیں۔ اور اب وہ شکاگو (امریکہ) میں ہمارے مبلغ ہیں۔ ان کو ہم جو گذارہ دیتے تھے تم بھی اگر آؤ۔ تو وہی وظیفہ ہم تمہیں دے دیں گے۔ اپنے لڑکوں کو ہم چالیس روپے دیتے ہیں۔ اور دوسروں کو ساٹھ

اسی طریق کے مطابق

اگر تم گذارہ کر سکو۔ تو یہاں آ جاؤ تعلیم حاصل کر کے چلے جانا۔ اور اپنے ملک میں تبلیغ کرنا۔ ہمیں موسیٰ کے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ ہم خود تم کو وظیفہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر تم یہ کہو کہ میرا چھ ہزار روپیہ میں گذارہ ہوتا ہے۔ تو اس کی ہمیں توفیق نہیں۔ کیونکہ ہم نے تو باہر سے کئی لوگوں کو بلوا کر انہیں تعلیم دلانی ہے۔ اگر ہم پچاس آدمی بھی منگوائیں۔ اور چھ ہزار روپیہ ماہوار ہر ایک کا خرچ دیں تو تین لاکھ روپیہ بن جاتا ہے۔ اور اس کی ہمیں توفیق نہیں۔۔ ابھی اس کا جواب تو نہیں آیا۔ لیکن اگر وہ یہاں آ گیا۔ اور پھر

جرمن سے بھی ایک پادری آرہا ہے

تو یہ دو ہو جائیں گے۔ پھر ایک اور نوجوان آسٹریلین کا ہے۔ اسے کچھ عربی بھی آتی ہے۔ وہ بچپن میں ٹیونس چلا گیا تھا۔ اور مدت تک وہیں رہا۔ کوئی پندرہ بیس سال وہاں رہ کر آسٹریلیا واپس آیا ہے۔ اس نے بھی لکھا ہے کہ میں اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتا ہوں۔ اگر وہ بھی آ گیا۔ تو تین بن جائیں گے۔ پھر ایک شخص فلپائن سے آرہا ہے وہاں کی گورنمنٹ اس کے رستہ میں روکیں ڈال رہی ہے۔ اس لئے وہ ابھی تک آ نہیں سکا۔ لیکن اگر وہ آ گیا۔ تو چار ہو جائیں گے۔

نیویارک سے اطلاع آئی ہے

کہ ایک حبشی جو پہلے پادری تھا۔ وہ بھی آنا چاہتا ہے اگر وہ آ گیا۔ تو پانچ ہو جائیں گے غرض اس وقت تک ہمارے پاس قریباً دس ممالک کے لوگوں کی درخواستیں پڑی ہوئی ہیں۔ کہ ہم یہاں آنا چاہتے ہیں۔ بلکہ اب تو بھارت بھی غیر ملک ہی ہے۔ بھارت سے بھی درخواستیں آتی رہتی ہیں۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غرض اللہ تعالیٰ دنیا میں چاروں طرف اسلام کی اشاعت کے لئے رستے کھول رہا ہے

ضرورت اس بات کی ہے

کہ ہماری جماعت قربانیوں کے میدان میں آگے ہی آگے اپنا قدم بڑھاتی چلی جائے۔ تاکہ ہر جگہ اسلام کو کامیابی کے ساتھ پھیلایا جا سکے۔ بے شک دنیا ہماری مخالف ہے مگر کامیابی الٰہی سلسلہ کے لئے ہی مقدر ہوتی ہے۔ مخالفانہ تدبیریں سب خاک میں مل جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر دنیا میں غالب آکر رہتی ہے۔ قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین کہ انسانوں نے بھی اسلام کو شکست دینے کی بڑی تدبیریں کیں اور ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے بھی اسلام کو فتح دینے کی تدبیریں کیں۔ لیکن واللہ خیر الماکرین۔ اللہ تعالیٰ کو بڑی تدبیریں کرنی آتی ہیں۔ اور آخر اللہ تعالیٰ کی تدبیریں ہی حقیقی ہیں۔ دیکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دشمن نے کتنی تدابیر کیں۔ لیکن

بالآخر اسلام فاتح ہوا

مکہ فتح ہو گیا۔ سارا عرب فتح ہو گیا اور کفار کی تدابیر کسی کام نہ آئیں۔ کیونکہ وہ انسانی تدبیریں تھیں۔ بے شک کفار نے مسلمانوں پر بیسیوں حملے کئے۔ مدینہ کے دائیں بھی اور اس کے بائیں بھی، خود مدینہ پر بھی اور ان مسلمانوں پر بھی جو مدینہ کے رستہ میں آباد ہو گئے تھے۔ مگر کفار کی ساری کوششیں بے کار ہو گئیں اور آخر حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں کسریٰ اور قیصر دونوں کی حکومتیں ٹوٹ کر چور چور ہو گئیں۔ پھر ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں اسلامی جرنیل طارق نے سپین کو فتح کیا۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے زیادہ دور کی بات نہیں بلکہ اس وقت ابھی بعض صحابہ زندہ موجود تھے۔ پھر معاویہ بن یزید کے ایک لڑکے عبد الرحمٰن نے دمشق سے جا کر اندلس میں اسلامی سلطنت کی بنیاد ڈالی اور اس کے بعد گیارہ سو سال تک مسلمان اندلس

پر حکمران رہے۔ تو جس خدا نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نشان دکھائے تھے

وہ خدا ہمارے زمانے میں بھی موجود ہے

وہ بڈھا نہیں ہو گیا۔ وہ ویسا ہی جوان اور طاقتور ہے جیسے پہلے تھا صرف اسباب کی ضرورت ہے کہ ہمارے اندر ایمان ہو ہم نے بھی سپین کو نظر انداز نہیں کیا۔ چنانچہ دوسری جنگ عظیم کے معاً بعد ہم نے اپنے مبلغ کرم الٰہی ظفر کو سپین بھجوایا تھا۔ میرے بیٹے طاہر اور محمود جو ولایت گئے ہوئے تھے واپسی آتے ہوئے سپین بھی گئے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ سپین کے لوگ بہت زیادہ مخلص ہیں۔ وہ خوب سمجھ سوچ کر اسلام قبول کرتے ہیں۔ اور پھر اس پر اپنی جانیں فدا کرتے ہیں۔ مجھے بھی اس کا ایک نمونہ لنڈن میں نظر آیا تھا ۱۹۵۴ء سے قبل کا

ایک سپینش نومسلم ڈاکٹر

لنڈن کے قیام کے دوران میں مجھے ملا۔ وہ اس وقت لنڈن سے سو میل کے فاصلہ پر کسی جگہ پریکٹس کرتا ہے۔ اس نے جب سنا کہ میں لنڈن میں آیا ہوں تو وہ مجھے وہاں ملنے کے لئے آیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ کرم الٰہی ظفر نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے کہ اس نے ہمیں اسلام جیسی نعمت دی۔ پھر میں نے معمولی چھوٹے درجہ کی ڈاکٹری پاس کی تھی۔ اس نے مجھے تحریک کی کہ میں لنڈن چلا جاؤں۔ اور وہاں اپنی تعلیم کو مکمل کروں۔ چنانچہ میں اس کی تحریک کے مطابق لنڈن آ گیا۔ یہاں آکر میں نے اپنی تعلیم کی تکمیل کی اور اس وقت میری پریکٹس بڑی اچھی ہے۔ میں لنڈن سے سو میل کے فاصلہ پر کام کرتا ہوں۔ اس لئے میں روزانہ لنڈن نہیں آ سکتا۔ اس سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ

ان لوگوں میں اخلاص پایا جاتا ہے

اور وہ قربانی کرنے والے ہیں۔ میرا پہلے تو یہ ارادہ تھا۔ کہ کرم الٰہی ظفر کو روم بھجوا دیا جائے۔ اب بچوں کی شہادت کی وجہ سے یہ خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ کرم الٰہی ظفر کو سپین میں ہی رہنے دیں۔ اور روم میں کسی اور مبلغ کو بھجوا دیں۔ پہلے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی یہ تجویز تھی کہ میڈرڈ والے روم کی زبان کو خوب سمجھتے ہیں۔ اگر کرم الٰہی ظفر مرکز پر آ جائیں۔ تو انہیں روم بھجوا دیا جائے۔ یہ وہاں جا کر بھی سپین والوں کو تبلیغ کر سکیں گے۔ لیکن اب جو نکہ پتہ لگا ہے۔ کہ سپین والے نومسلم بڑے مخلص اور ترقی کرنے والے ہیں اس لئے

اب یہی ارادہ ہے

کہ کرم الٰہی ظفر کو وہیں رہنے دیں۔ اور روم میں کسی اور مبلغ کو بھجوا دیا جائے۔ صرف اخراجات میں تخفیف کر دی جائے لیکن ہم پہلے بھی اپنے مبلغوں کو بہت کم خرچ دیتے ہیں۔ چنانچہ ملایا سے مجھے ایک غیر احمدی دوست نے ایک دفعہ خط لکھا کہ آپ اپنے مبلغوں کو اتنا خرچ تو دیں کہ جس سے وہ شریفانہ طور پر کھانا کھا سکیں اور اچھا لباس پہن سکیں۔ بعد میں وہ مجھے کوئٹہ میں ملا۔ تو اس نے کہا کہ آپ کو میرا خط مل گیا تھا میں نے کہا مل گیا تھا۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ کیا آپ نے میرے اس خط پر عمل بھی کیا؟ میں نے کہا ہم غریب لوگ ہیں ہم اس پر کیا عمل کریں۔ اس نے کہا میں نے ملایا سے خط تو لکھ دیا تھا۔ لیکن میں نے نیت کر لی تھی کہ میں واپس جاؤں گا تو ذاتی طور پر بھی آپ سے ملوں گا اور زبانی عرض کروں گا۔ کہ

آپ کے مبلغ بڑی جانفشانی سے کام کر رہے ہیں

لیکن آپ انہیں کھانے پینے اور رہائش کے لئے اتنے اخراجات تو دیں جن سے وہ شریفانہ طور پر گذارہ کر سکیں۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ وہ فقیروں کی طرح رہتے ہیں۔ ان کے کپڑے پھٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور وہ معمولی تنوروں سے روٹی لے کر کھاتے ہیں۔ جس کا دیکھنے والوں پر اچھا اثر نہیں ہوتا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس کے باوجود ہمیں روم اور سپین کے اخراجات پر کنٹرول کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر اس سال تحریک جدید کا چندہ بڑھ جائے۔ تو ہو سکتا ہے کہ بعد میں ہم مبلغوں کے اخراجات کو بڑھا دیں تاکہ وہ زیادہ خوشحالی کے ساتھ کام کر سکیں۔

اب میں تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ اور دعا کر دیتا ہوں۔ دعا کے بعد میں چلا جاؤں گا تاکہ دوسرا پروگرام شروع کیا جا سکے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا:-
میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست

اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں

اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا کریں کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ تاکہ انہیں ساری عمر یاد رہے اور وہ اپنی اولاد کو بھی اس کی نصیحت کرتے رہیں چاہے وہ چندہ دو آنے ہی کیوں نہ ہو یا ایک آنہ ہی کیوں نہ ہو۔ مگر بہر حال انہیں بتا دیا کریں کہ ہم نے تمہاری طرف

جلسہ سالانہ قادیان کے متعلق بعض جرائد کی خبریں

مؤقر انگریزی روزنامہ ہندوستان ٹائمز دہلی مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء تحریر کرتا ہے :-

" احمدیوں کا قادیان میں اجتماع

دینِ اسلام کو پھیلانے کی ترغیب

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ نے اپنے خاص پیغام میں جو آپ نے ہندوستانی احمدیوں کے لئے جلسہ سالانہ پر بھجوایا اور جو جلسہ قادیان کے افتتاحی اجلاس میں پڑھ کر سنایا گیا فرمایا :-

اسلام کی تبلیغ کو مشرقی پنجاب اور قریب کے صوبہ جات میں پھیلاؤ یہ ایک ذریعہ ہے جس سے پاکستان اور ہندوستان کے دل مل سکتے ہیں۔

جلسہ کے موقعہ پر انڈونیشیا مصر، مغربی و مشرقی افریقہ، سیلون صوبجات متحدہ امریکہ۔ سپین اور پاکستان کے مشہور احمدیوں کی طرف سے بھی پیغامات موصول ہوئے جو اجلاس میں پڑھے گئے۔

اس تقریب میں تقریباً بارہ صد احمدی اور ایک ہزار سکھ اور ہندو شامل ہوئے۔ پاکستان سے صرف ۲۰ احمدی جن میں پانچ مستورات بھی شامل تھیں آئے۔

ڈاکٹر سید محمود احمد صاحب (سابق وزیر خارجہ ہندوستان) نے اپنے پیغام میں کہا کہ وہ احمدیہ جماعت میں شامل نہیں۔ لیکن خلیفہ صاحب اور جماعت احمدیہ کو بہت عزت و احترام کے جذبات سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو اسلام کی بے غرضانہ خدمت میں وقف کیا ہے۔

جلسہ میں مندرجہ ذیل مشہور احمدی شریک ہوئے :-

ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب آف پٹنہ یونیورسٹی۔ پروفیسر عبد السلام بنارس یونیورسٹی۔ مسٹر محمد ایوب اے۔ ڈی۔ ایم صوبہ بہار۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر (دکن) اور مسٹر فراغت خاں اڑیسہ۔

تین دن تک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پیروؤں نے روحانی۔ سماجی۔ ثقافتی۔ اور جماعت احمدیہ کے انتظامی امور پر تقاریر کیں۔

مستورات کا علیحدہ جلسہ ہوا "

(۲)

انگریزی روزنامہ ٹائمز آف انڈیا مؤرخہ ۲۳ 1/57 تحریر کرتا ہے :-

" اسلامی تعلیمات کو پھیلاؤ

احمدیت کا پیغام

حضرت خلیفۃ المسیح مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے اپنے مخصوص پیغام میں جو آپ نے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر ہندوستانی احمدیوں کے نام بھجوایا فرمایا :-

اسلامی پیغام کو مشرقی پنجاب اور قریب کے صوبوں میں پھیلاؤ۔ یہی ایک طریق ہے جس سے ہندوستان اور پاکستان کے دل متحد ہو سکتے ہیں۔ اور وہ بغیر جنگ کے اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

آپ نے ہندوستانی احمدیوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ پاکستان یا ربوہ (احمدیہ جماعت کے پاکستانی مرکز) کی طرف نظر نہ اٹھائیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت ملکوں میں سے ہندوستان اور شہروں میں سے قادیان احمدیہ جماعت کے روحانی مراکز ہیں۔ کیونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود بانیٔ سلسلہ احمدیہ قادیان کی ولادت قادیان میں ہوئی "

تفسیر صغیر کے خریداران ہند کیلئے ضروری اطلاع

۱- اس وقت دفتر نظارت ہذا میں ۱۷۶ افراد کی طرف سے تفسیر صغیر کی خریداری کے لئے اطلاع موصول ہو چکی ہے ایسے افراد کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ آپ کا نام نوٹ کر لیا گیا۔ اس لئے جن افراد کو ابھی تک نظارت ہذا کی طرف سے نام نوٹ کرنے کی اطلاع موصول نہ ہوئی ہو وہ دوبارہ لکھ دیں۔ تاکہ اگر کوئی نام رہ گیا ہو تو نوٹ کر لیا جائے۔

۲- ۱۷۶ خریداران میں سے صرف ۲۸ خریداروں کی طرف سے قیمت وصول ہوئی ہے۔ اس لئے باقی دوست جلد از جلد رقم ارسال کریں۔ جن دوستوں کی طرف سے رقم پیشگی موصول نہ ہوگی ان کو تفسیر صغیر ۲۴

۲۴ نہیں بھجوائی جائے گی۔ بلکہ رقم پیشگی آنے کی وجہ سے جب ہمارے پاس کتب پہنچیں تو ترجیح انہیں کو دی جائے گی جن کی طرف سے رقوم پیشگی جمع ہو چکی ہوں گی۔ اس لئے دوست اس طرف فوری توجہ فرما دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ بنگلور کی طرف سے

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(از بی۔ ایم۔ عبد الرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلور)

مورخہ 9/57 ۱۵ کو لاؤڈ سپیکر وغیرہ کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے مورخہ 9/57 ۲۲ بروز اتوار ½ ۴ بجے شام بمقام دار الفضل زیر صدارت جناب عبد الجلیل صاحب نعینی جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اور مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب نے رحمۃ اللعالمین کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ اللعالمین ثابت کیا۔ بعدہٗ داؤد احمد صاحب ایں بی۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب نے انگلش میں Why I Bleive in Islam کے موضوع پر تقریر کی۔ تیسرے نمبر پر عنایت اللہ صاحب نسیم نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف روشن پہلوؤں کو بیان کیا۔ آپ کے بعد بی۔ ایم نثار صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ نوجوانوں کے لئے عنوان پر تقریر فرمائی۔ اور آخر میں چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ انچارج علاقہ میسور بنگلور نے "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عنوان جس پر میں تقریر کرنا چاہتا ہوں وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کا ایک الہام ہے۔ اس سے ہمارے مخالفین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا مقام ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے ثابت کیا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے کیوں نبیوں کا سردار بنایا ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد مردانہ کارروائی ختم ہوئی۔ اور مستورات کا پروگرام شروع ہوا۔ خدا کے فضل سے غیر احمدی مستورات کافی تعداد میں جلسہ میں شریک تھیں جن کے لئے الگ پردہ کا انتظام تھا۔ جلسہ کی ساری کارروائی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ باہر بھی بخوبی سنی جاتی رہی۔ چنانچہ وہ لوگ جو جلسہ میں نہیں آنا چاہتے تھے۔ انہوں نے اس صورت سے فائدہ اٹھایا۔ بعد اختتام جلسہ جماعت احمدیہ بنگلور کی طرف سے حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بزبان ہندی)

فدایانِ رسولؐ کے لئے خدمت کا نادر موقعہ

از جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ہندوستان کے موجودہ حالات میں حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ اور صفات طیبہ کی اشاعت غیر مسلموں میں کی جانی اشد ضروری ہے نظارت ہذا نے بہت کوشش اور جد وجہد سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح کو ہندی زبان میں ترجمہ کرایا ہے۔ تاکہ ہماری قومی زبان میں رسول عربی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات لوگوں کے سامنے آسکیں۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ احباب نے اس کتاب کی اشاعت میں دل وجان سے حصہ لے کر اپنی محبت و عقیدت رسول کا اظہار کیا ہے۔ کتاب پریس میں جا رہی ہے۔ اور بہت اخراجات پیشگی ادا کئے جانے ہیں۔ جن احباب نے اس ضمن میں وعدے لکھوائے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدہ جات پورے کر کے اس کام کی تکمیل میں مدد دیں۔ اور جن احباب نے ابھی تک وعدے نہیں لکھوائے وہ وعدے لکھوا کر خدا تعالےٰ کی رحمتوں کے وارث بنیں اور اپنی محبت اور عشق رسول صلعم کا ثبوت مہیا فرمادیں۔

پیارے بھائیو! یہ وقت قربانی اور خدمت کا ہے اور خدا تعالےٰ ہے بہت بڑے اجر کی توقع ہے۔ اس زریں موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں نہ معلوم پھر یہ ایام بہار کب آئیں خدا تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

اس مد کی رقوم امانت "ن" نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کے نام سے دفتر محاسب کو بھجوائی جائیں۔

تقسیم و ترسیل لٹریچر

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۵۷ء

از دفتر مرکزی نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

ماہ زیر رپورٹ میں قادیان میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۶ ، ۷ ، ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء منعقد ہوا۔ اس اجتماع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہندوستانی جماعتوں اور مبلغین نیز متفرق احباب میں تبلیغی اغراض کے ماتحت لٹریچر تقسیم کرنے کا باقاعدہ انتظام نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے کیا گیا۔ چنانچہ مختلف علاقہ جات کے مبلغین اور جماعتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے مختلف قسم کے لٹریچر کے پیکٹ جلسہ سے پہلے پہلے ہی تیار کر لئے گئے تھے۔ تاکہ جلسہ پر سہولت سے یہ ٹریکٹ جماعتوں وغیرہ میں تقسیم ہو سکیں اور بعد میں بذریعہ ڈاک بھجوانے سے ڈاک کا خرچ نہ ہو۔ اس انتظام سے خدا کے فضل سے دو صد روپیہ کے قریب ڈاک برائے ترسیل لٹریچر کا خرچ بچ گیا۔ اور دستی طور پر لٹریچر تقسیم ہونے سے احباب کی ضرورت کو بھی احسن طور پر مدنظر رکھا جا سکا۔ اور زبانی تبلیغ میں سرگرمی کی تاکید بھی کی جا سکی۔ کل ۸۰۵۱ کے قریب تعداد میں کتب و رسائل اور ٹریکٹ دیئے گئے۔ ان میں کافی تعداد سو سے زائد صفحات والی کتب کی بھی شامل ہیں۔ اور اکثر سو سے کم صفحات والے رسالے اور کتابچے شامل ہیں۔ چار یا آٹھ صفحات والے ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جن دوستوں اور جماعتوں نے لٹریچر حاصل کیا ہے۔ وہ اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھاتے ہوئے تبلیغ حق کا فریضہ ادا کریں اور مرکز کو تبلیغی لٹریچر کی تقسیم کی کارگذاری بھجوائیں۔

نظارت ہذا کا یہ پروگرام ہے کہ کوشش کر کے موجودہ تبلیغی رفتار کو تیز تر کیا جائے اور ہر سال لاکھوں کی تعداد میں نہایت مؤثر تبلیغی لٹریچر (بزبان انگلش۔ ہندی۔ اردو۔ پنجابی) شائع کیا جائے۔ اور پھر حتی المقدور تمام جماعتوں اور مبلغین کو ماہ بماہ مہیا کیا جائے۔ لیکن یہ عظیم الشان کام احباب کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں۔ پس مناسب ہے کہ ہر ایک چندہ دینے والا فرد ہر ماہ ایک معین رقم بطور چندہ نشر و اشاعت ضرور دے۔ تاکہ بڑھتی ہوئی تبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بہت بڑی تعداد میں تبلیغی لٹریچر شائع کیا جا سکے اگر جماعتیں کم از کم ڈاک خرچ کی رقم ہی ادا کر دیا کریں۔ تو لٹریچر کی ترسیل کو تیز تر کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر ہندوستان کی دس بڑی جماعتیں دس روپیہ ماہوار کے حساب سے ڈاک خرچ بھجوا دیا کریں۔ تو ہم پہلے سے بڑھ کر لٹریچر باقاعدگی سے تقسیم کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

گوشوارہ تقسیم و ترسیل لٹریچر از دفتر مرکزی نشر و اشاعت دعوت و تبلیغ قادیان بابت ماہ اکتوبر ۵۷ء

در رپورٹ تقسیم لٹریچر بر موقعہ جلسہ سالانہ اکتوبر ۱۹۵۷ء

نام کتاب	تعداد
امن کے شہزادہ کا آخری پیغام (پیغام صلح) اردو	۳۴۲
" " " انگلش	۳۹۱
" " " ہندی	۲۱۷
احمدیہ موومنٹ اِن انڈیا (انگلش)	۲۲۸
تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں	
اردو	۳۳۷
عقائد و تعلیمات	۳
مقام خاتم النبیین	۱۰
حقیقی اسلام	۱۲۵
احمدیت کیا ہے (انگلش)	۳۰۷
کرشن اوتار کا پیغام (ہندی)	۲۵۶
دی ہندو اکرشن (ہندی)	۶۵۰
" " اڑیہ (بزبان اڑیہ)	۸۰
" " بنگالی (بزبان بنگالی)	۱۰۰
زمانے کا اوتار (بنگالی)	۱۰۰
خصوصیات قرآن (انگلش)	۱۵۱
حقیقی اسلام (جدید مطبوعہ کتابچہ)	۲۵۶
بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی اور تعلیم اردو	۱۴۹
" " " " انگلش	۱۴۴
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں (انگلش)	۱۲۴
ہولی پرافٹ (سیرت النبی صلعم) انگلش	۹۵
یونویں بھگل (بزبان گورمکھی)	۲۰۹
اسلام اور دیگر مذاہب (بزبان عربی)	۳
البشریٰ (بزبان عربی)	۲
اکناف عالم میں تبلیغ اسلام (ترجمہ عقائد احمدیہ)	۲
قبر مسیح (انگریزی)	۱
قبر مسیح (انگلش)	۱
انسانیت کا ہمدرد محمد صلی اللہ علیہ وسلم انگلش	۷
عیسائیوں کو نصیحت انگلش	۱۵۱
بابا نانک اور تعلیم وحدانیت اردو	۵
وفات مسیح علیہ السلام پر علماء مصر کا فتویٰ	۱۷۵
ہولی پرافٹ محمد (مطبوعہ ہالینڈ) انگریزی	۲
ہماری تحریک انگلش از نسیم سیفی (مطبوعہ افریقہ)	۲
آسمانی تحفہ اردو	۳۰۸
" " ہندی	۶۸۴
" " گورمکھی	۵۵۱
خاتم النبیین کے معنے	۱۳۲
مولانا مودودی کے بیان پر تبصرہ	۵۲
اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری ہے	۲۶۳
اس زمانہ کے خلیفہ اور مجدد کو پہچانو	۱۱۰
تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک	۱۲۰
ہمارا مذہب	۱
احمدیہ موومنٹ	۱
ترجمۃ القرآن انگلش	۳
دیباچہ ترجمۃ القرآن انگلش	۱
سیرت مسیح موعود علیہ السلام انگلش	۲
نماز مترجم انگلش	۱
" " اردو	۱
اسلامی اصول کی فلاسفی انگلش	۳
" " " اردو	۲
خدائی فیصلہ	۳
تبلیغ کی اہمیت (خطبہ جمعہ)	۴۷
انڈونیشیا کی آزادی پر خطبہ جمعہ	۴۶
لائف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد انگلش	۲
" " " اردو	۲
کلام محمود اردو	۱
درثمین فارسی	۱
قصائد احمدیہ عربی	۱
کرامات الصادقین	۱
الحکم اخبار	۱۰
حیات قدسی حصہ دوم	۱
" " چہارم	۱
سائنس اور مذہب	۱
ہندو دھرم میں تعدد ازدواج سندھی	۲
تحفہ شہزادہ ویلز	۱
آئینہ صداقت انگلش	۴
لیکچر سیالکوٹ	۴
میں مسلمان کیوں ہوا اردو	۱
اظہار حقیقت "	۱
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں	۲
انسان کامل	۱
رسول پاک کی صداقت پر ماہرین کی رائے	۲
شاہ حبشہ کو دعوت حق	۲
تبلیغ ہدایت	۱
شان خاتم النبیین	۴
احمدیہ البم	۲
برکات الدعا	۱
دافع البلاء	۱
نشان آسمانی	۱
ضرورت الامام	۱
چالیس جواہر پارے	۲
بائیبل کی بشارات	۱
الحجۃ البالغہ	۴
ایام الصلح	۱
فتح اسلام	۱
خاتم النبیین حصہ اول	۱
نشان رحمت	۱
چشمہ تبلیغ و کسر صلیب	۱
سیر روحانی حصہ اول	۲
برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ اول	۱
" " " سوم	۱
" " " چہارم	۱
تمدن اسلام	۲
اے مسلم بھائی	۵
نظام نو اردو	۱
آسمانی فیصلہ	۱
احمدی جماعت کے دوسروں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی وجوہات	۱۵
سلسلہ احمدیہ	۲
مسیح ہندوستان میں	۲
قادیانی مسئلہ کا جواب	۱
پیشگوئی محمدی بیگم	۱
احمدی غیر احمدی میں فرق انگلش	۱
خلافت حقہ اسلامیہ	۱
نظام آسمانی کی مخالفت اور اُس کا پس منظر	۱
حیات بسمل	۱
کشتی نوح	۱
اسلامی اخلاق	۱
بہائی مذہب کی حقیقت	۱
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے	۱
الھدیٰ	۳
علمی معجزہ	۱
دنیا کے تمام مسلمانوں اور دیگر مذاہب کو چیلنج	۱
تفسیر القرآن انگلش پہلا پارہ	۱
اسلام اور اشتراکیت	۲
براہین احمدیہ حصہ پنجم	۱
تذکرہ	۱
احمدی مسلمان ہیں	۱
تناسخ و آواگون	۲
تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک (چارٹ)	۵۰
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سنین واری واقعات (چارٹ)	۳
خطبات نکاح حصہ اول	۱
" " دوم	۱
خطبات عیدین	۱
خصائص القرآن	۱
آسمانی آواز	۱
پیغام صلح گورمکھی	۱
برکات خلافت	۳
آنحضرت صلعم کے بارے میں جماعت احمدیہ کا عقیدہ	۲
متفرق لٹریچر	۱۰
کل میزان	۸۰۵۱

درخواست دعا

ان دنوں سونگھڑہ کے اطراف و جوانب میں چیچک کی وبا بری طرح پھیلی ہوئی ہے۔ اس وقت چار احمدی مستورات اس عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی اور دیگر جملہ افراد کے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ماہانہ تربیتی جلسہ

(از مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

قادیان ۱۱ نومبر۔ آج بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت محترم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل خدام الاحمدیہ قادیان کا ماہانہ تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم۔ نظم اور عہد نامہ دہرائے جانے کے بعد خاکسار نے گزشتہ ماہ میں مجلس مقامی کی کارگزاری کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام نے ایک تربیتی تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ درحقیقت تمام نقصوں اور جملہ عیوب سے پاک اور منزہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام انسانی جامہ میں صفات الٰہیہ کے مظہر ہوتے ہیں۔

اسی غرض سے اللہ تعالیٰ انہیں دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تا وہ اپنے پاک نمونہ سے تمام لوگوں کی اصلاح کریں۔ انبیاء کے بعد اُن کے خلفاء اس کام کو چلاتے ہیں۔ الغرض یہی پاک جماعت ایسی ہوتی ہے جس کے نمونہ پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے خدام میں پائے جانے والے بعض نقائص کے ازالہ کی طرف توجہ دلائی اور انہیں صفات الٰہیہ کے مظہر بننے کی تلقین کی۔

دوسرے نمبر پر ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر کرنے کے لئے حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کی خدمت میں عرض کیا گیا تھا۔ لیکن افسوس کہ حضرت بھائی جی کی علالت طبع کے باعث خدام آپ کے بالمشافہ خطاب سے محروم رہے۔ البتہ آپ نے ازراہِ نوازش خاکسار معتمد کو ہدایت فرمائی کہ اخبار الحکم میں آپ کا ایک مطبوعہ مضمون اس موقعہ پر پڑھ کر سنا دیا جائے۔ چنانچہ حضرت بھائی جی کے اس ارشاد کی تعمیل میں خاکسار نے یہ مضمون پڑھ کر سنایا۔

یہ مضمون درحقیقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضور نے نیکی اور بدی کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"نیکی اللہ تعالیٰ کے قرب اور بدی اللہ تعالیٰ سے بُعد کا نام ہے۔ جو باتیں یا امور ہمیں اللہ تعالیٰ سے دور لے جاتے ہیں۔ وہ گناہ کہلاتے ہیں اور جو امور ہمیں اللہ تعالیٰ کا مقرب بناتے ہیں وہ اخلاق فاضلہ کہلاتے ہیں۔

انسان میں دو قوتیں ہیں ایک داعی الی الخیر جسے فرشتہ بھی کہتے ہیں اور دوسری داعی الی الشر جسے شیطان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ان میں سے جسے چاہے اپنا رہبر قرار دے لے اور اسی بناء پر نیکی اور بدی کا اجر مرتب ہوتا ہے"۔

ان روح پرور ملفوظات کے سنائے جانے کے بعد مکرم محمود احمد صاحب عارف قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے چند ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

بالآخر محترم صدر جلسہ نے نہایت قیمتی نصائح فرمائیں۔ آپ نے خدام کو بالعموم اور عہدیداران مجلس کو بالخصوص اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی خدام کو تقریر کی مشق کرنے اور اپنے تئیں اُن ذمہ داریوں کے ادا کرنے کے قابل بنانے کی تلقین کی۔ جو آئندہ زمانہ میں اُن پر جماعت کی طرف سے عائد ہونے والی ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہر خادم کو سلسلہ کے لئے ایک مفید وجود بننے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے اُسے قرآن کریم سمجھ کر پڑھنے اُس کے معارف سے باخبر ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بغور مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے بتایا کہ زندگی حرکت اور عمل پیہم کا نام ہے۔ اس لئے خدام کو چاہیئے کہ پہلے خود دین سیکھیں اور اس پر عمل پیرا ہوں اور پھر دوسروں کو اس کی طرف دعوت دیں۔

آپ نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ اس موقعہ کو غنیمت جانیں جو زمانہ درویشی میں آپ کو میسر ہے اسے دین میں پختگی حاصل کرنے اور روحانیت میں ترقی کرنے میں گذاریں۔ اسی طرح پر آپ نے بہت سی مفید باتوں کی طرف نہایت موثر طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنی صدارتی تقریر کو ختم کیا۔

آخر میں عہد نامہ دہرانے اور دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار بشیر احمد ناصر گیانی
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

---

* مناسب حال رشتہ کی ضرورت ہے۔ علاقہ کشمیر اور پونچھ کے رشتہ کو ترجیح دی جائیگی خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت فرماویں "ن۔م" معرفت ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

(ناظر امور عامہ قادیان)

تحریک درویش فنڈ میں وصولی ماہ ستمبر و اکتوبر ۱۹۵۶ء

فہرست درویش فنڈ و اعلان دعا

جن احباب کی طرف سے ماہ ستمبر سے ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۶ء تک درویش فنڈ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کی اسم وار فہرست ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے کاروبار میں اور خاندانوں میں برکت ڈالے۔ اور مزید خدمت کا موقعہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ان احباب کو بھی ان نیک کاموں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو تا حال کسی مجبوری کے باعث ان تحریکوں میں شامل نہیں ہو سکے ہیں۔

ناظر بیت المال قادیان

نام	رقم	نام	رقم
مکرم سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ	۶۰۰/-	مکرم ثناء اللہ خان صاحب کیرنگ	۵/-
" محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ	۲۵/-	" شیخ مظہر صاحب "	۵/-
" عبد الرحمٰن صاحب برہ پورہ	۲۵/-	" داؤد خان صاحب "	۲/-
" بی احمد علی صاحب مرکرہ	۲۰/-	" عثمان خان صاحب "	۳/-
" محمد الیاس صاحب یادگیر	۱۵/-	" شیخ طاہر الدین صاحب "	۵/-
" محمد احمد صاحب کانپور	۲۱/-	" مستری محمد حسین صاحب بکھم پور	۵/-
" داؤد احمد بیگ صاحب پٹنہ	۲۵/-	" سید عبد المجید صاحب جمشید پور	۵/-
" ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور	۱۰/-	" محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر	۵۰/-
" محمد صادق صاحب شاہجہانپور	۱۰/-	" غلام محمد صاحب بانڈی پورہ	۲/-
" لجنہ اماء اللہ جماعت حیدرآباد	۲۱/-	" عبد الحلیم صاحب ویودرگ	۲/-
محترمہ مرزا نجمیہ بیگم صاحبہ "	۵/-	" محمد عبد اللہ صاحب بمبئی	۵/-
مکرم غلام محمود صاحب "	۲/-	" تراب خان صاحب موسیٰ بنی مائینز	۴/-
" عبد اللہ صاحب بی ایس سی "	۲/۲۵	" داؤد خان صاحب "	۱/-
اہلیہ صاحبہ " " "	۲/-	" حسن خان صاحب "	۱/-
" شمس الرحمٰن صاحب "	۱/-	" ایم کے بدر صاحب منڈگاٹ	۱/-
اہلیہ صاحبہ " "	۱/-	" مولوی احمد دین صاحب سلواہ	۵/-
" احمد اللہ بیگ صاحب "	۱/-	" صدیق امیر علی صاحب موگرال	۲/-
" عبد السلام صاحب "	۲/۲۵	" سی کے عبد اللہ صاحب پینگاڈی	۵/-
" سید عبد الباری صاحب "	۱/-	" بابو محمد یوسف صاحب جموں	۴/-
" صمصام الدین صاحب سانچی	۵/۹۵	" فیروز الدین صاحب "	-/۵۰
" مظہر احمد صاحب پال "	۵/۴۰	" شیخ عبد الستار صاحب کوٹ پلہ	۵/-
" یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد	۸/۱۵	" عبد الجلیل صاحب شموگہ	۵/-
" صالح محمد الہ دین صاحب "	۵/-	" عبد اللطیف صاحب مانکا گوڈا	۱/-
" غلام نبی صاحب خان کیرنگ	۲/-		

سیکرٹریان امور عامہ توجہ فرما دیں

جماعتوں کے حالات سے مرکز کو باخبر رکھنے کے لئے نظارت امور عامہ نے مطبوعہ فارم رپورٹ کارگزاری جملہ سیکرٹریانِ امور عامہ کی خدمت میں بھجوائے ہوئے ہیں لیکن بعض جماعتوں کے سیکرٹریانِ امور عامہ اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ نہیں فرما سکے۔ یعنی یہ ماہوار رپورٹ فارم بعد تکمیل نظارت ہذا میں نہیں بھجواتے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نظارت ہذا کو نہ تو جماعتوں کے حالات کا علم ہوتا ہے۔ اور نہ نظارت ہذا ان کی مشکلات میں کوئی رہنمائی کر سکتی ہے۔ لہٰذا ایسے عہدے داران جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی جماعت سے متعلق ماہوار کارگزاری رپورٹ اگلے ماہ کی سات تاریخ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیا کریں۔ اگر کسی عہدہ دار کے پاس رپورٹ فارم نہ ہو۔ تو اطلاع ملنے پر بھجوا دیئے جائیں گے۔ امراء اور صدر صاحبان جماعت بھی اس امر میں نگرانی فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

ناظر امور عامہ قادیان

ضرورت رشتہ

ایک درویش بھائی جن کی عمر اس وقت ۴۰ سال کے قریب ہے۔ درزی کا کام جانتے ہیں ماہانہ ۴۰ روپے وظیفہ ملتا ہے۔ ان کے سابقہ پیدائشی وطن علاقہ پونچھ میں زمین بھی ہے۔ شکل و صورت و صحت اچھی ہے۔ شریف اور مخلص احمدی ہیں۔ اور گذشتہ ۹ سال سے قادیان میں مقیم ہیں انکے لئے

خبریں

چندی گڑھ ۹ر نومبر:۔ وزیر اعظم نہرو پنجاب کے دو یومیہ دورہ پر آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہونچ گئے۔ جیسے ہی وہ اپنے ہوائی جہاز میگھ دوت سے باہر ہوئے ایک بڑے مجمع نے ان کا نعروں کی گونج کیساتھ پر تپاک خیر مقدم کیا۔ قریہ وجوار کے دیہاتوں سے ہزاروں افراد اپنے محبوب وزیر اعظم کو دیکھنے کیلئے ہوائی اڈہ پر بے قرار کھڑے تھے۔

ممبران مجالس قانون ساز وممبران صوبائی کانگرس کمیٹی کو خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نہرو نے کہا کہ ایسے مطالبات جیسے کہ ہندی رکشا سمیتی نے پیش کئے ہیں اگر مان لئے گئے تو ملکی سالمیت واتحاد پر اس کا تباہ کن خراب اثر پڑے گا۔

آپ نے کہا تمام زبانوں کو ایک ساتھ پھلنا پھولنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں وزیر اعظم نے ریاست کی میٹری زبان اُردو کا بھی تذکرہ کیا۔ اور کہا کہ حکومتِ پنجاب کو اس کی تعلیم کا بھی انتظام کرنا چاہیئے۔

سہ پہر میں راجندر پارک میں ایک جلسۂ عام کو خطاب کرتے ہوئے مسٹر نہرو نے اس بات پر اظہارِ افسوس کیا کہ ایک ایسے دور میں جب کہ مصنوعی چاند زمین کے گرد چکر لگا رہا ہے لوگ اپنی طاقت معمولی باتوں میں ضائع کر رہے ہیں۔ آج جبکہ انسان اس زمین کو چھوڑ کر دوسری دنیاؤں میں پہونچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کچھ لوگ گھروندے بنا رہے ہیں۔ اور ان میں رہنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ لوگ الٹی راہ جا رہے ہیں۔ اور ملکی ترقیات کی راہ میں حائل ہیں۔

مسٹر نہرو نے پنجاب کے لسانی تنازعات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کی تحریکات چلانے والے اپنی تنگ نظری کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ جو ملکی ترقیات کیلئے بے انتہا مضر ہے۔ مسٹر نہرو نے کہا کہ پنجاب میں لوگ ہندی بچاؤ تحریک چلا رہے ہیں۔ میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہندی کو ان کی محافظت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہندی کی حفاظت تو وہ لوگ کر رہے ہیں جو نعرے نہیں لگاتے۔

مسٹر نہرو نے کہا کہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو ملک کو اس سے آئندہ چل کر بڑا نقصان پہونچے گا اس سے ہندی کو ریاست کو اور ملک کو نقصان پہونچے گا۔ مسٹر نہرو نے کہا کہ عوام کو اس بات کی ترغیب دینا چاہیئے کہ وہ اس قسم کی تحریکات میں حصہ نہ لیں

وزیر اعظم نہرو نے ہندی تحریک چلانیوالوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی تحریکات کے سلسلہ کو ختم کر دیں۔ اور لوگوں کی قوت کو تعمیری کاموں میں لگا دیں۔ مسٹر نہرو نے کہا کہ یہ تحریک غلط ہے۔ اور اس سے ملک کو نقصان پہونچ رہا ہے۔

چندی گڑھ ۱۰ر نومبر:۔ کل یہاں پر مسٹر نہرو نے اس بات پر انتہائی زور دیا کہ اُردو کا مطالعہ اور اس کا تحفظ کرنا چاہیئے۔ پنجاب کے کانگریسیوں سے انہوں نے کہا کہ میں ہندی اور پنجابی کے درمیان اختلافات پر حیران ہوں جب کہ اُردو کو جو ایک ایسی زبان ہے جس کو پنجاب کے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ مسٹر نہرو نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ پنجاب اور یوپی میں بہت سے لوگ اردو کو غیر ملکی چیز خیال کرتے ہیں۔ یہ طریقہ قطعی غلط ہے۔ مسٹر نہرو نے مزید کہا کہ میں زور دار طریقہ پر حکومت پنجاب کو مشورہ دوں گا کہ وہ اردو کے مطالعہ اور اس کی ترقی کیلئے آسانیاں مہیا کرے۔ اگر لوگ اُردو پڑھتے ہیں تو اس سے ہندی اور پنجابی کے مطالعہ کو کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔

بمبئی۔ ۹ر نومبر:۔ ماسٹر تارا سنگھ نے یہاں پر کہا کہ اگر ہندی ایجی ٹیشن سے موجودہ لسانی فارمولے میں تبدیلی ہوئی تو بہت بڑے پیمانہ پر فسادات ہونگے۔ وہ بمبئی سکھ ایسوسی ایشن کے اجلاس میں تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان فسادات کے لئے صرف آریہ سماجی ذمہ دار ہونگے۔ یہ فارمولا سکھوں کے مطالبات سے بہت کم ہے۔ تاہم آریہ سماجی اس کو برداشت نہیں کر رہے ہیں۔ پنجاب میں آریہ سماجی ایجی ٹیشن سکھوں کے خلاف ہے اور لازمی طور سے فرقہ دارانہ ہے۔

جے پور ۱۰ر نومبر:۔ کل راجستھان اسمبلی میں جب سیکنڈری ایجوکیشن بل پر غور کرنے کے سلسلہ میں ایک تحریک زیر بحث آئی تو ممبران کی طرف سے حکومت پر سخت نکتہ چینی کی گئی کہ وہ موجودہ تعلیمی نظام کو تبدیل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ ممبران نے تعلیم کے موجودہ نظام پر بھی نکتہ چینی کی ہے۔ جواب میں وزیر تعلیم نے کہا کہ مرکزی حکومت نے جو مختلف کمیشن مقرر کئے ان کی رپورٹوں میں تعلیمی پالیسی بیان کی گئی ہے۔ وزراء تعلیم کی کانفرنس کے ریزولیوشنوں میں بھی اس پالیسی کا تذکرہ ہے۔ طالب علموں میں بدنظمی کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ نصاب کی ان کتابوں کے سبب نہیں کہ جو وہ پڑھتے ہیں بلکہ سوسائٹی کے حالات اس کا سبب ہیں۔

لندن ۹ر نومبر:۔ اسپٹنک ۲ میں سفر کرنے والے روسی کتے کے بارے میں روسی اطلاعات کے مطالعہ سے یہاں پر یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ یہ کتا یا تو ہلاک ہو گیا ہے۔ یا ہلاک ہونے والا ہے روسی سائنسدانوں سے اس کتے کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے کی کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں۔ پولینڈ کے اخبارات نے لکھا کہ یا تو یہ کتا آخری گھڑیاں گذار رہا ہے۔ یا اس نے "تار بھیجنے بند کر دئے ہیں۔ اور اس کو یا تو روس میں اتار لیا گیا ہے۔ یا اتارا جا رہا ہے۔ برطانیہ میں ملارڈ ریڈیو سنٹر نے اعلان کیا کہ کتے کے سگنل موصول ہونے بند ہو گئے ہیں۔

ماسکو کی ایک اطلاع میں بتایا گیا کہ کتے کو زندہ یا مردہ روس میں لانے کی کوشش کی جائے گی۔ اور اس سلسلہ میں جلد ہی ایک باقاعدہ اعلان کیا جائے گا۔ اس سے مبصرین نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ روس نے ایسے ریڈیائی کنٹرول ایجاد کر لئے ہیں جن کی مدد سے وہ مصنوعی سیاروں کو حسب خواہش ان کے مختلف حصّوں کو الگ کر کے زمین پر اتار سکتے ہیں۔

نئی دلّی۔ ۹ر نومبر:۔ آج یہاں حکومت ہند اور ایک روسی وفد کے درمیان پچاس کروڑ روبل سے ہند میں کارخانوں کے قیام کیلئے مشینری وغیرہ قرض دینے کا اقرار نامہ طے پا یا گیا۔ اس سلسلہ میں جو بات چیت ہوئی وہ نہایت دوستانہ فضاء میں ہوئی۔ قرضہ کی رقم سے ہندوستان میں بھاری مشینری تیار کرنے کا کارخانہ، کوئلہ نکالنے کی مشینیں تیار کرنے کا کارخانہ، عینکوں وغیرہ کے نہایت نازک شیشے تیار کرنے کا کارخانہ اور ۲½ لاکھ کیلو واٹ کا ایک بجلی گھر قائم کیا جائے گا۔

(بقیہ ... صفحہ ...)

ملازم تھے تو دوسرے ساتھیوں کے ساتھ شراب پینے کے عادی تھے۔ لیکن احمدیت کی قوتِ قدسیہ نے ان کے اندر ایک ایسا انقلاب پیدا کیا کہ وہ جو دن رات شراب میں مدہوش رہتے تھے۔ اس شراب کو کلّی طور پر چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی محبت اور عشق کی شراب میں لطف اندوز ہونے لگے۔

وقف کے بعد خدا تعالیٰ نے جس رنگ میں ان سے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کی خدمت لی اس کا انہوں نے تفصیل سے ذکر کیا۔ اور بتایا کہ خدا تعالیٰ نے احمدیت کی برکت سے اسلام کو وہ براہینِ نیّرہ عطا کئے ہیں جو ہر میدان میں اسلام کو عیسائیت کے مقابل پر فتح نصیب کرتے ہیں۔

تقریر کے آخر میں آپ نے پُرجوش اور یقین سے بھرے ہوئے الفاظ میں اس بات کا اظہار کیا کہ اس زمانہ میں زندہ خدا کو پانے اور اس سے اٹوٹ تعلق پیدا کرنے کا واحد ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہے۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی زندہ تجلّیات اور اس کے تازہ نشانات اسلام میں دیکھے ہیں۔ اور اس میں وہ روحانی لذت پائی ہے جو کسی اور طرح سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

آپ کی تقریر کو غیر مسلم ومسلم حاضرین نے نہایت توجہ سے سُنا اور سب حاضرین بہت متأثر ہوئے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ موجودہ حالات میں بھی اسلام کی تبلیغ کے مواقع احسن طور پر درویشان قادیان کو حاصل ہو رہے ہیں۔

بعد ازاں ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب نے جملہ مذاہب میں اتحاد اور اتفاق اور باہمی عزت واحترام پر زور دیا۔ اور اس تقریب کے متعلق پسندیدگی کا اظہار کیا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جماعت کی طرف سے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور یہ تقریب بخیر وخوبی سر انجام پائی۔

سڈنی۔ ۱۱ر نومبر:۔ آسٹریلیا کے وزیر سپلائی نے بتایا ہے کہ انہوں نے فضائے آسمانی میں دور مار راکٹ بھیجنے کا پروگرام مرتب کر لیا ہے۔

قادیان کے قدیمی دواخانہ کے مفید مجربات

زد جام عشق۔ قیمتی ادویہ سے مرکب بہترین ٹانک جو اعصاب کو تقویت دے کر جسم میں نئی طاقت پیدا کر دیتا ہے۔ ایک ماہ کورس بارہ ۱۲ روپے۔

تریاق سل۔ یہ دوا سل کے مادہ کو دور کرتی ہے۔ پرانے بخاروں اور پرانی کھانسی کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ایک ماہ کورس بارہ ۱۲ روپے۔

حب مروارید عنبری۔ دل ودماغ کی تقویت کی خاص دوا۔ دماغی تھکن کو دور کر کے طبیعت شگفتہ بناتی ہے۔ دل کی کمزوری کے لئے خصوصیت سے مستعمل ہے قیمت کورس چالیس روز ۶ روپے۔

نوٹ:۔ دیگر مفید اور مجرب ادویات کی فہرست مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:۔

پرچار پریمی اوشدھالیہ دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

۸۰ صفحہ کا رسالہ

مقصد زندگی و احکام ربانی

کارڈ ۲ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن